رازوں کا حکیم
ملنے کا پتہ: منیجر طبی کارخانہ سوہدرہ۔ ضلع گوجرانوالہ
کتب خانہ
طبیب

ڈینٹسٹ
یعنی
دانتوں کا ڈاکٹر
یا
دانتوں کا حکیم
مصنفہ
مولینا حکیم ابو الوحید عبد المجید صاحب خادم
ایڈیٹر طبی میگزین
کتب خانہ طبیب
مینیجر طبی کتابخانہ سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔

تمہید

دانت قدرت کی دی ہوئی نعمتوں میں سے ایک بہت بڑی نعمت ہیں جن کا شکریہ انسان سے ادا ہی نہیں ہو سکتا، اگر دانت قیمت دے کر حاصل کرنے پڑتے تو شاید کوئی انسان ہی ان کی قیمت ادا کرنے کی طاقت رکھتا، دانت قدرت کا ایک بہت بڑا عطیہ اور نعمت غیر مترقبہ ہیں، اور فیاض حقیقی نے ہمیں یہ نعمت عطا کر کے بہت بڑا احسان کیا ہے، اگر ان میں سے ایک بھی جاتا رہے یا خراب ہو جائے تو پھر وہ اصلی دانت ہاتھ نہیں آ سکتا، اس لیے ان سے استفادہ کرنے کیلئے ان کی حفاظت اور قدر کرنی ضروری ہے، دانتوں کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے، کہ یہ غذا کو اچھی طرح چبا کر معدہ تک پہنچا دیتے ہیں، جس سے معدہ کو غذا کے ہضم کرنے میں بہت بڑی مدد ملتی ہے، پہلا ہضم دانتوں سے ہی شروع ہو جاتا ہے، اگر دانت نہ ہوتے تو غذا کیسی ہی عمدہ لذیذ اور مزیدار ہی کیوں نہ ہوتی اس کا کچھ لطف نہ آتا، علی ہذا اگر غذا چبائی نہ جائے، تو ہضم ناقص رہ جاتا ہے، اور غذا سے پوری طرح خون پیدا نہیں ہو سکتا، غذا کا اصل مقصد چونکہ خون حاصل کرنا ہے اس لیے جب وہ پورا نہ ہوا، تو غذا بیکار گئی، اور محنت برباد ہوئی، ہضم ناقص رہنے کی صورت میں معدہ میں فضلات رطوبیہ کثرت سے پیدا ہو

جاتے ہیں اور پھر یہی ردی مواد بدن میں پہنچ کر کئی امراض پیدا کر دیتے ہیں اور بسا اوقات انسان کئی مہلک امراض کا شکار ہو جاتا ہے کیونکہ معدہ سے بدنِ انسان کو پوری غذا نہ ملے تو وہ بہت جلد کمزور ہوتا جائے گا، اور اس کمزوری کی بناء وہ ردی مواد ہوں گے جو ناقص غذا سے پیدا ہوئے تھے، پس وہ کئی امراض پیدا کر کے انسان کی ہلاکت کا موجب بن سکتے ہیں۔ مختصر یہ کہ دانتوں کے بغیر ہم اپنی صحت اور تندرستی قائم نہیں رکھ سکتے، چونکہ دانت انسان کی صحت اور زندگی میں بہت بڑی حد تک معاون ہوتے ہیں، بلکہ دانت ہی انسان کی صحت کا بنیادی پتھر ہیں، اس لئے جسم انسانی کی صحت کا دارومدار ہی دانتوں کی صحت و صفائی اور استحکام پر ہے، پس لامحالہ دانتوں کا امراض سے پاک ہونا ضروری ہے پھر اس کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ ہر ایک انسان دانتوں کی خرابیوں سے واقف ہو کر اس کے تدارک کی کوشش کر سکے اور اپنی استعداد اور ہمت کے مطابق دانتوں کو مضبوط اور صاف رکھنے کی کوشش کرتا رہے، کیونکہ جب تک کسی آدمی کو اپنی صحت اور عدم صحت کا علم نہ ہو گا، وہ اس کے دفعیہ اور تدارک کی طرف کس طرح متوجہ ہو سکتا ہے، بسا اوقات انسان اپنی صحت کو معمولی غفلت اور لاعلمی کی وجہ سے کھو بیٹھتا ہے جس کا حاصل کرنا پھر اسے بہت مشکل ہو جاتا ہے لہٰذا اس مختصر سے رسالہ میں ہم نے انہی اصولوں کو واضح کیا ہے جو دانتوں سے تعلق رکھتے ہیں، اور معاون صحت دندان ہیں نیز ان کے علاج پر عوام کی توجہ مبذول کرائی ہے تاکہ وہ باخبر رہیں اور

میں آتی ہیں۔ اور وہی لوگ ان سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں مگر اب تو بھارت بھی اس طرف توجہ دے رہے ہیں۔ عورتوں کو بالخصوص دانتوں کی خوبصورتی اور زیبائش کا بڑا شوق ہے۔ وہ دانتوں کو اپنی زینت اور آرائش کا محل سمجھتی ہیں اور ان کے بنانے سنوارنے میں دن رات مصروف رہتی ہیں۔

یورپین لوگ جس طرح صنعت اور سائنس کی ترقی کی طرف مصروف کار ہیں اور نت نئی جدت طرازیوں میں مشغول ومنہمک ہیں۔ اسی طرح وہ لوگ دانتوں کی صحت اور صفائی کی طرف زیادہ ترقی کرتے چلے جا رہے ہیں۔ یورپین اقوام کی سعی اور توجہ کو ملاحظہ فرمائیے کہ کس طرح ان کا دماغ دانتوں کے کوائف معلوم کرنے میں مصروف ہے۔ سپین اور فرانس میں آج سے تین چار ہزار سال قبل کی انسانی کھوپریاں دستیاب ہوئی ہیں۔ ان میں دانتوں کی خوبصورت لائن اس سلیقہ اور مضبوطی سے مربوط ہے کہ ان کو دیکھ کر اگلے زمانے کے لوگوں کی صحت کا پتہ لگ جاتا ہے خصوصاً اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ پہلے لوگوں کے دانت کس قدر مضبوط اور خوبصورت ہوتے تھے۔ ان کھوپریوں کو سامنے رکھ کر یہ کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ ان سے پتہ لگایا جائے۔ کہ ان کے دانت کیوں اس قدر مضبوط اور خوبصورت ہوتے تھے۔

مصری عورتوں کا حسن دلفریب بھی دنیا کی نگاہوں میں سب سے زیادہ مرغوب ہے۔ وہاں کی عورتیں دانتوں کی صفائی کو زیادہ پسند کرتی ہیں۔ اور اپنے حسن کی قیمت دانتوں کی صفائی اور خوبصورتی میں ہی سمجھتی ہیں۔ مصر کی مشہور حسین ملکہ کلو پیٹرا نے اپنے چاہنے والوں کو دامِ تذویر میں پھنسانے کے لیے اپنے حسن کی جس قدر بھی آرائش کی۔ اس میں دانتوں کے جلا کا بہت بڑا حصہ تھا۔ اس نے اپنے خوبصورت چہرے کی سجاوٹ کیلئے دانتوں

دانتوں کے متعلق عام نظریہ

دانتوں کی صفائی کو دنیا کا ہر ایک طبقہ پسند کرتا ہے۔ اور اپنی اپنی پسند کے مطابق صفائی کو معمول بنا رکھا ہے۔ قدیم و جدید اطباء ماہرین نے اس پر کئی کتابیں اور رسالے لکھے ہیں، اور معالجات کی کتابوں میں اس موضوع پر مستقل باب باندھے ہیں۔ ڈاکٹروں نے تو اس قدر اس پر زور دیا ہے۔ کہ دانتوں کے ہسپتال علیحدہ کھول دیئے ہیں۔ لاہور اور دیگر ممالک میں بڑے بڑے کالج کھولے جا چکے ہیں جن میں ان کے امراض کی تعلیم و تربیت دی جاتی ہے ڈاکٹروں کے علاوہ دنیا کے تمام مذاہب بھی دانتوں کی صفائی اور صحت کو پسند کرتے ہیں۔ اور مذہب اسلام نے تو دانتوں کی صفائی کو عبادت کا جزو قرار دے دیا ہے۔ اور نماز پنجگانہ کے اوقات پر مسواک سے دانتوں کا صاف کرنا مسنون قرار دیا ہے مسواک نہ ملنے کی صورت میں انگلی سے ہی دانت خوب مل مل کر صاف کرنے کی تلقین فرمائی ہے غرض دنیا کا کوئی طبقہ ایسا نہیں۔ جو دانتوں کی صفائی اور پاکیزگی کو پسند نہ کرتا ہو۔ دنیا کی دیہاتی آبادی خصوصاً جنگل میں رہنے والے بھی اس سے نا آشنا نہیں۔ وہ بھی صفائی کے لئے دانن کے پابند ہیں۔ خصوصاً عورتیں صفائی اور خوبصورتی کے لئے دنداسہ کا عمل جاری رکھتی ہیں جو بہت اچھا عمل ہے۔

اُمراء کا طبقہ اور شہری لوگ اپنے دانتوں کی چمک دمک اور خوبصورتی کو دوبالا کرنے کے لئے ہزاروں روپے تک صرف کر دیتے ہیں دانتوں کی زیبائش کو قائم رکھنے کے لیے بیش قیمت ادویات جو زمانہ حاضرہ نے ایجاد کی ہیں وہ شہری آبادی کے لئے ہی مخصوص طور پر اُن کے منجن اور استعمال

دانتوں کے امراض پر قابو پا سکیں، دورِ حاضر میں انسانی امراض
نہایت سرعت کے ساتھ ترقی کرتے جا رہے ہیں، ہر ملک اور ہر
خطے میں جسمانی بیماریاں اس کثرت سے بڑھتی چلی جا رہی ہیں کہ
دنیا حیران ہے مخلوق کو کیا ہو گیا ہے؟ اس صورتِ حال میں
دانتوں کی بیماریاں بھی شامل ہیں، اور یہ بھی اس کثرت سے
بڑھتی چلی جا رہی ہیں، کہ ان کے لیئے علیحدہ شفاخانے کھولے گئے
ہیں اور الگ ڈاکٹر کام کر رہے ہیں، اور ان کے مستقل معالج قرار
پا گئے ہیں۔ اور اُن کے امراض پر بڑی جد و جہد ہو رہی ہے، اُن پر
کتابیں لکھی جا رہی ہیں، رسالے اور پمفلٹ شائع ہو رہے
ہیں، بازاروں میں ڈاکٹروں نے دکانیں کھول رکھی ہیں، لاہور
میں ایک بہت بڑا ہسپتال کھولا گیا ہے جس کی نظیر دوسرے
علاقوں میں بہت کم ملتی ہے، اور پھر جس قدر دانتوں کے امراض
پر کتابیں اور رسالے شائع کرنے کی ضرورت محسوس ہو رہی
ہے، اسی قدر اُن کی مانگ بھی بڑھتی جا رہی ہے، اس لیئے ہم
نے اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے عوام کے فائدے اور
آگاہی کے لیئے یہ مختصر مگر آسان اور عام فہم رسالہ لکھ کر ایک
گونہ خلقتِ خدا کی ضرورت کو پورا کر دیا ہے اور اس تکلیف کو
رفع کرنے میں پوری کوشش کی ہے، اُمید ہے کہ اسے ناظرینِ کرام
غور سے پڑھیں گے اور اس سے فائدہ اُٹھا کر ہمیں دعا سے یاد فرمائیں گے
وباللہ التوفیق، ھو نعم المولیٰ و نعم الرفیق

پندرہ مارچ سنہ ۱۹۵۷ء، عبدہٗ عبدالمجید خادم مدیر طبی میگزین!

کو اس قدر روشن کر دیا تھا کہ دیکھنے والے حیران و ششدر رہ جاتے تھے اس نے اس کام کے لئے بیشمار قسم کے سامان تیار کیے جن سے اس کے دانت صاف، روشن اور چمکدار بن جائیں۔ اس نے کئی قسم کے مخصوص درختوں کے پتوں کا رس نکلوا کر ان کے جوہر حاصل کئے اور مخصوص منجنوں میں انہیں شامل کیا۔ ہیرے اور جواہرات جلا جلا کر اور کئی قسم کی خوشبودار اشیاء ملا کر دانتوں کو جلا دینے والے پاؤڈر تیار کروائے۔ تاکہ ان کے استعمال سے اس کے موتیوں اور ہیروں جیسے خوبصورت اور چمکدار دانت اور روشن ہو جائیں۔ اسلئے کہ اُن کے حسن کی قیمت اور زیادہ بڑھ جائے۔

دانت یقیناً انسان کی خوبصورتی میں شامل ہیں۔ ان کے نکل جانے سے انسان کی زیبائش بالکل جاتی رہتی ہے۔ اور منہ کا کھوکھلا پن بے زیب معلوم ہوتا ہے۔ اور کلام کی فصاحت اور صفائی بھی معدوم ہو جاتی ہے۔

انگلستان کی ملکہ الزبتھ نے ایک ڈاکٹر سے دانت نکلوانے میں ایسی تکلیف اُٹھائی کہ جس سے اس کی زیبائش میں فرق آگیا۔ اس نے اس جرم کی پاداش میں ڈاکٹر کی دو انگلیاں کٹوا دیں۔

اسی طرح جارج واشنگٹن ایک بہت بڑا شخص گزرا ہے۔ اسکے دانت خوبصورت نہ تھے۔ اس نے اپنے پہلے دانت اکھڑوا کر ہڈی کے نئے اور خوبصورت دانت لگوائے۔ جن سے اس کے چہرے کی زیبائش دوبالا ہو گئی۔ گو اس نے دانت نکلوانے میں بے حد تکلیف برداشت کی۔

غرض انسانی دنیا میں دانتوں کی ضرورت ان کی سجاوٹ اور صفائی کو پورا دخل ہے اور دنیا دانتوں کی صحت اور حفاظت کو زیبائش پر مقدم سمجھتی ہے۔ کیونکہ دانتوں کی صحت پر زیبائش کا دارومدار ہے۔ اور دنیا کا ہر فرد

بڑی ہی قدر کرتا ہے

دانتوں کی تشریح اور ماہیت

دانت دو قسم کے ہیں۔ ایک غیر مستقل یا دودھ کے دانت (ٹمپریری) یہ شمار میں ۲۰ ہوتے ہیں یہ آٹھ دس سال کی عمر تک کام دیکر خود بخود نکل جاتے ہیں۔ دوسرے مستقل دانت (پرمانینٹ) جو دس بارہ سال کے بعد نکلتے ہیں جبکہ دودھ کے دانت ختم ہو جاتے ہیں پھر ساری عمر یہی دانت رہتے ہیں۔ یہ شمار میں بتیس ۳۲ ہوتے ہیں۔

غیر مستقل یا دودھ کے دانت جو شمار میں بیس ہوتے ہیں۔ ہر ایک جبڑے میں دس دس جڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور ان میں سے آخر کا دانت قدرے بڑا ہوتا ہے۔ اور یہ سب دانت مستقل دانتوں سے قد و قامت میں چھوٹے ہوتے ہیں۔ اور یہ جان لینا ضروری ہے کہ ان غیر مستقل دانتوں کی جڑیں مستقل دانتوں کی جڑوں سے قدرے چھوٹی اور موٹی ہوتی ہیں اسی واسطے یہ آسانی سے نکل جاتے ہیں۔ اور یہ عموماً بچوں کے مزاج کے مطابق بے قاعدگی سے نکلا کرتے ہیں بعض بچوں کو دانت نکالنے میں بڑی بڑی تکلیفیں اٹھانی پڑتی ہیں۔ اور اکثر نیچے کے جبڑے میں دانت پہلے نکلتے ہیں۔

اوقات اخراج دنداں

اکثر دودھ کے دانت چھ ماہ کی عمر سے نکلنے شروع ہو جاتے ہیں اور دو برس تک سارے نکل کر مکمل ہو جاتے ہیں۔ اور پھر یہ دانت آٹھ دس سال تک قائم رہ کر خود بخود اکھڑنے شروع ہو جاتے ہیں۔ اور پھر مستقل دانت نکلنے شروع ہو جاتے ہیں۔ اور یہ دانت ۱۰ سال تک مکمل نکل آتے ہیں۔ لیکن بعض اوقات ان کی تکمیل ۱۸ سال تک جا کر ختم ہوتی ہے۔

پچیس سال تک بھی ان کی تکمیل کا زمانہ مانا گیا ہے مگر خدا کی شان ہے کہ آج کل ۵۰ سال کی عمر میں بعض لوگوں کے دانت گرنے بھی شروع ہو جاتے ہیں۔ ہم ایک نقشہ پیش کرتے ہیں جس سے دانتوں کے اخراج کا اندازہ ناظرین کو بخوبی معلوم ہو جائے گا۔

غیر مستقل دانتوں کے نکلنے کے اوقات

۷ مہینے میں دو درمیانی دانت نکلتے ہیں
۹ مہینے میں دو پہلوی دانت (انسائزز) نکلتے ہیں۔
۱۲ مہینے میں دو اگلے دانت (داڑھ) نکلتے ہیں۔
۱۸ مہینے میں دو کچلیاں (کنیائن) نکلتے ہیں۔
۲۴ مہینے میں دو پچھلے داڑھ نکلتے ہیں۔

مستقل دانتوں کے نکلنے کے اوقات

۶ سال میں دو پہلی داڑھیں (مولرز) نکلتی ہیں۔
۷ سال میں دو درمیانی کاٹنے والی (انسائزز) نکلتی ہیں۔
۸ سال میں دو پہلوی کاٹنے والی (انسائزز) نکلتی ہیں۔
۹ سال میں دو اگلی چھوٹی داڑھیں (بائی کسپڈز) نکلتی ہیں۔
۱۰ سال میں چار پچھلی داڑھیں (بائی کسپڈز) نکلتی ہیں
۱۲ سال میں دو پچھلی داڑھیں (مولرز) نکلتی ہیں
۱۸ سال میں عقل داڑھ نکلتی ہیں۔

دودھ کے دانت جو شمار میں بیس ہوتے ہیں۔ ان کی تفصیل یہ ہے ایک ایک جبڑے میں دس دس ہوتے ہیں سامنے والے دانت جو کاٹنے کے کام میں آتے ہیں چار اوپر اور چار نیچے ہوتے ہیں۔ دو نو جبڑوں

راستے ہی جسم انسان میں داخل ہوتی ہیں کیونکہ منہ کو جسم کا دروازہ قرار دیا گیا ہے۔ اسواسطے ضروری ہے کہ دانتوں کو صاف رکھا جائے ان کی صفائی سے جسم اکثر بیماریوں سے بچا رہتا ہے۔ اس کام کیلئے کچھ ہدایات ہیں جن پر عمل کرنے سے انسان اکثر بیماریوں سے بچ سکتا ہے۔ اور وہ ہدایات ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔

(۱) کھانا کھانے سے اوّل اور بعد دانتوں اور منہ کو اچھی طرح صاف کر لینا چاہیئے۔ اگر ایسا نہ کرو گے۔ تو غذا کے چھوٹے چھوٹے ذرات دانتوں میں پھنس کر منہ اور دانتوں میں تعفن پیدا کر دیں گے۔ ان گلے ذرات سے ایک قسم کا ایسڈ (تیزاب) پیدا ہوگا۔ جو دانتوں اور مسوڑوں کو سخت نقصان پونچائے گا۔ بلکہ سارے جسم پر اس کا برا اثر پڑے گا۔ اور پھر یہ گندہ مواد جسم میں پھیل کر کئی امراض کے پیدا کرنے کا موجب بنے گا۔

(۲) رات کو سونے سے پہلے دانتوں کو خوب صاف کر کے سونا چاہیئے اگر ایسا نہ کیا گیا تو جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے۔ غذا کے ذرات دانتوں میں پھنس کر تعفن پیدا کر دیں گے۔ اور ان سے تیزابی مادہ پیدا ہو کر منہ میں چھالے پیدا کر دے گا اور مسوڑوں کو خراب کر دیگا۔ اس سے پائیوریا پیدا ہو جانے کا خطرہ لاحق ہو جائے گا۔

(۳) صبح سویرے اٹھ کر ضروریات اور قضائے حاجات سے فارغ ہو جانے کے بعد منہ اور دانتوں کو خوب صاف کرو۔ اور روزانہ مسواک کرو۔ اور مسلمانوں کے لئے یہ مسنون بھی ہے اور اس میں ثواب بھی ہے۔

(۴) جو لوگ ٹوتھ پاؤڈر (دانتوں کے منجن) اور ٹوتھ برش سے دانتوں

سکیں۔ وہ یہ کھونٹے اور کترتے ہیں۔ ان کو انیاب یعنی کچلیاں یا کتے کے سے دانت کہتے ہیں۔ کیونکہ درندوں میں یہی کچلیاں ہوتی ہیں جن سے پھاڑ کا کام دیتی ہیں۔ ان کی نوکیں باریک اور تیز ہوتی ہیں۔

تیسرے اسنان الطواحن المقدم رباعی کی چوڑے ہیں۔ یہ انیاب کے بعد واقع ہوتے ہیں۔ ان کی پہلی اور اگلی داڑھ میں شاخیں ہوتی ہیں یعنے اگلی داڑھیں چھوٹی ہوتی ہیں۔ یہ ہر جبڑے میں چار ہوتے ہیں۔ دو دائیں اور دو بائیں۔ تیسرے وہ دانت جو ان کے بعد واقع ہیں ان کو اسنان الطواحن موخر کہتے ہیں یعنے پچھلے داڑھ۔ یہ مستقل دانتوں میں سب سے بڑے دانت ہوتے ہیں۔ ان کا فعل غذا کو چبانا اور پیسنا ہے۔ ہر جبڑے میں چھ ہوتے ہیں تین دائیں طرف اور تین بائیں طرف۔ فکِ اسفل کے پہلے اور دوسرے داڑھ میں دو شاخیں ہوتی ہیں۔ تیسرا دانت عقل داڑھ ہے۔ اس کی تین شاخیں ہوتی ہیں۔

دانتوں کی اس مختصر سی تفصیل کو جاننا معالج کے لیے ضروری ہے ورنہ دانتوں کے علاج میں اُسے کامیابی مشکل ہوتی ہے۔ اور کئی نقصانات کا احتمال ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ ہر وہ شخص جو دانتوں کے متعلق کچھ نہ کچھ معلومات حاصل کرنے کا شوق رکھتا ہو۔ اس کے لئے بھی اس تفصیل سے واقف ہونا ضروری ہے۔

دانتوں کی حفاظت کے سنہری اصول

یاد رکھنا چاہئے کہ پچاس فیصدی بیماریاں دانتوں کی غلاظت اور ان کے صاف نہ رکھنے سے پیدا ہوتی ہیں۔ بہت سے ایسے امراض ہیں جن میں انسان اکثر مبتلا ہو جایا کرتا ہے۔ وہ بیماریاں منہ کے

میں کل آٹھ دانت ہوتے ہیں۔ ان کو انسائزرز (ثنایا) کہتے ہیں۔
ثنایا کے بعد ایک دائیں طرف اور ایک بائیں طرف دو انیاب ہوتے ہیں۔ ہر جبڑے میں دو اور دانت ہوتے ہیں۔ یہ دونوں جبڑوں میں چار ہوتے ہیں۔ دو اوپر اور دو نیچے۔ ان کو کنیائن وانیاب کہتے ہیں اور داڑھ یعنے مولرز آٹھ ہیں۔

دانت کے حصے

دانت کے تین حصے ہوتے ہیں۔ ایک سرا۔ (کراؤن) دوسرا حصّہ جڑ (روٹ) یہ مسوڑوں کے غار میں گڑے ہوئے ہوتے ہیں تیسرا حصّہ جسم (باڈی) ہے۔ اسے نک یا گردن بولتے ہیں۔

ساخت دانت :۔ دانت کی ساخت میں یہ چیزیں شامل ہیں۔ اول عاج یعنے ہاتھی دانت کی شکل کا سا ایک جسم۔ اس کو ڈنٹین کہتے۔ دوسری چیز انامل ہے۔ یہ جو ہر دانت ہے۔ یہ دانت کے سروں پر پالش کرنے والی چیز ہے۔ تیسری چیز سمنٹم ہے۔ اسے صفحہ حجر یہ کہتے ہیں۔ یہ دانتوں کی جڑ کو استر کرنے والی چیز ہے۔ دانت کے وجود میں یہ تین اشیاء شامل ہیں ان کا علم ہونا لازمی ہے۔

مستقل یا پرمانٹ دانت

ان کی تفصیل یہ ہے۔ یہ شمار میں تبیس ہیں جو چار قسم کے ہوتے ہیں۔ اول انسائزرز (ثنایا) تعداد میں آٹھ ہیں۔ چار اوپر اور چار نیچے۔ یہ کاٹنے کترنے کے کام آتے ہیں۔ ان کے سرے تیز دھار دار ہوتے ہیں۔
دوم کنیائن۔ (انیاب) یہ تعداد میں چار ہیں۔ دو اوپر اور دو نیچے۔ یہ کاٹنے اور نوچنے کے کام آتے ہیں۔ جو حیز اگلے دانت یعنے ثنایا نہ کاٹ

کو صاف کرنے کے عادی ہیں ان کو برش نہایت اچھا اور حفاظت سے استعمال کرنا چاہیئے اور استعمال کرنے سے پہلے اسے خوب دھو کر صاف کر لینا چاہیئے ۔ اور استعمال کرنے کے بعد بھی دھو کر رکھنا چاہیئے۔ اسی طرح مسواک کرنے والوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ مسواک کرنے سے پہلے اور مسواک کرنے کے بعد اسے خوب دھو لیا کریں تاکہ گرد وغبار کا اثر اس سے نکل جائے ، اور ایک مسواک کو زیادہ دن تک استعمال کیا جائے ۔ بلکہ اگر تازہ مسواک مل سکے ، تو روزانہ تازہ مسواک استعمال کرنی بہتر ہے ۔ اگر تازہ نہ ملے ۔ تو ایک مسواک کو دو چار دن کے بعد بدل دینا چاہیئے یا اس کے ریشے کاٹ کر نئے ریشے نکال کر استعمال کریں ۔ اسی طرح پرانے برش بھی استعمال نہیں کرنے چاہئیں اور زیادہ استعمال شدہ برش ترک کر دینے چاہئیں ۔ برش ایسا سخت نہ ہو جو مسوڑوں کو زخمی کر دے ۔ برش استعمال کرتے وقت دانتوں کے اوپر اور نیچے آہستہ آہستہ استعمال کرنا چاہیئے

(۵) جو لوگ دانتوں کو صاف نہیں رکھتے ۔ ان کے دانتوں کے گندے مواد اور متعفن رطوبات کا اثر سانس لیتے وقت پھیپھڑوں میں بہت جلد پہنچ جاتا ہے ، اسی طرح جن لوگوں کے منہ سے بدبو آتی ہے ۔ اس کا اثر بھی سانس کے ذریعہ پھیپھڑوں میں جاتا ہے ۔ ان سب حالتوں میں پھیپھڑوں کو سخت تکلیف ہوتی ہے وہ اس کے اثر سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے ۔ لہذا ایسے لوگوں کو اس کا تدارک جلد از جلد کرنا چاہیئے

(۶) جو لوگ اپنے دانتوں کو صاف نہیں رکھتے ۔ انکے دانت اکثر خراب ہو جاتے ہیں ۔ ان پر میل جمی رہتی ہے زرد رنگ کی میلی ساخت آ جاتا ہے

جاتی ہے۔ اکثر دانت بوسیدہ ہو جاتے ہیں۔ کیڑا لگ جاتا ہے۔ مسوڑھے
درد کرتے رہتے ہیں ٹھنڈا پانی تکلیف دیتا ہے۔ نزلہ اور زکام گرنے سے
دانت جڑوں سے ہل جاتے ہیں غذا اچھی طرح چبا نہیں سکتے غرض ان لوگوں
کی تکالیف سے ان کی طبیعت عموماً بے چین اور بے آرام رہتی ہے ان کو
کسی وقت بھی پورا آرام نصیب نہیں ہوتا لہٰذا انہیں دانتوں کی صفائی کی طرف
پوری توجہ دینی چاہیئے۔ اور ساتھ ہی معدہ اور دماغ کی اصلاح کرنی چاہیئے
اور ہضم کو درست رکھنا چاہیئے۔

(۷) اگر دانتوں میں کیڑا لگ جائے۔ اور وہ درد کرنے لگیں تو کسی لائق معالج
سے علاج کرایا جائے۔ اور اگر ان میں سوراخ یا گڑھا پڑ جائے۔ تو اس کو بھی
کسی ڈاکٹر سے بھروایا جائے۔

(۸) جہاں تک ہو سکے۔ ناک کے راستے سانس لیا جائے۔ منہ کی راہ سانس
لینے سے جبڑے بدصورت اور بدنما ہو جاتے ہیں۔ اس کی آسان صورت یہ
ہے۔ کہ دونوں ہونٹوں کو بند رکھا جائے تاکہ سانس منہ کی بجائے ناک کے
راستے آتا رہے۔

(۹) دانتوں کی حفاظت چاہتے ہو۔ تو ان کو نازک نہ بناؤ۔ بلکہ ان سے سخت
اشیا چبانے کے عادی بنو تاکہ دانت نرم اور نازک نہ ہو جائیں سخت
اشیا جیسے گنا۔ چنے۔ سپاریاں۔ لکڑی اور مسواک کا کاٹنا ہے۔ سخت چیزوں
کے کاٹنے سے دانت سخت ہو جاتے ہیں اور مضبوط رہتے ہیں میرا ایک دوست
ہمیشہ کیکر کے درخت کا سخت چھال اور کیکر کے بیج چبایا کرتا تھا۔ اس کے
دانت بڑے مضبوط تھے۔

(۱۰) ہاں دانتوں سے ایسی سخت چیز جو پتھر اور لوہے کے کیل جیسی ہو نہ چبائیں

تاکہ دانت ان کی سختی سے ٹوٹ نہ جائیں۔ اکثر دیکھا گیا ہے۔ کہ ضرورت کے وقت کئی لوگ دانتوں سے کسی سخت چیز کو توڑنا یا کھولنا چاہتے ہیں۔ تو دانت اُن سے ٹوٹ جاتے ہیں۔ جیسے بادام سخت اور سالم سپاری وغیرہ۔

(۱۱) کھانا خوب چبا چبا کر کھاؤ۔ اور لقمہ چھوٹے سے چھوٹا منہ میں ڈالو اور اسے خوب چباؤ۔ اس سے کھانا جلد ہضم ہوگا۔

(۱۲) کھانا کھانے کے بعد دانتوں میں غذا کے جو ذرات اٹک جاتے ہیں ان کو تیز نوکدار چیز سے نہ نکالیں۔ تاکہ مسوڑھے چھل نہ جائیں بلکہ کسی صاف تنکے اور چاندی کے خلال سے نکالنا چاہیئے۔ اور زمین اُفتادہ میلے تنکے سے بھی دانت صاف نہ کریں۔

(۱۳) یہ ایک بڑی خطرناک صورت ہے۔ کہ جو لوگ دانت صاف نہیں رکھتے۔ ان کے دانتوں اور مسوڑوں کے ساتھ ایک گندہ مواد جمع ہو جاتا ہے۔ اور وہ بتدریج دہیں منجمد ہو کر مسوڑوں کو سخت کر دیتا ہے۔ اس سے مسوڑے دانتوں سے الگ ہو جاتے ہیں۔ اور دانتوں کی جڑیں ننگی ہو جاتی ہیں۔ اور یہی پائیوریا کی سیڑھی یا ابتدائی منزل ہے۔ اسے کسی چاقو یا آلہ سے آہستہ آہستہ کھرچ دیا کریں۔ ورنہ حالت خراب ہو جائے گی۔

(۱۴) دانتوں کو دوسرے تیسرے روز نیم گرم نمکین پانی سے ضرور دھویا کریں۔ اسی طرح کبھی کبھی جڑ تماں یا نیم کی مسواک سے دانتوں کو صاف کر لیا کریں۔ اس سے منہ اور دانتوں کے متعفن مواد صاف ہو جائیں گے اور پائیوریا کے جراثیم مر جائیں گے۔ مگر یاد رہے، یہ مسواک روزانہ نہ کی جائے۔ جن لوگوں کے دانت بوسیدہ اور کرم خوردہ ہوں اور وہ د

یہ ہمارے ملک میں تعلیم کی کمی اور شریعت کی ناواقفی اور بد عملی کا نتیجہ ہے،

(۱۸) زیادہ میٹھا کھانے اور کثرت سے چائے پینے کی عادت نہ ڈالیے کیونکہ اس سے دانت بہت جلد خراب اور بوسیدہ ہو جاتے ہیں،

(۱۹) صبح سویرے اُٹھ کر اپنے بچوں کا منہ اور ہاتھ دھلاؤ، اور پھر ان کو کلی کرنے کی عادت ڈالو، اور بچوں کے ذہن نشین کرو، کہ ہاتھ منہ دھوئے بغیر اور دانتوں کو صاف کئے بغیر کھانا نہیں کھانا چاہیے،

(۲۰) تجربہ شاہد ہے کہ گڑ، شکر، چائے اور گوشت کی کثرت دانتوں کو سخت نقصان پہنچاتی ہے، ان کا اعتدال سے زیادہ استعمال نہ کریں،

دانتوں کی صفائی کے طریقے

دانتوں کی صفائی کے طریقے دنیا میں مختلف رائج ہیں، قدیم طریقہ مسواک کا ہے اور یہ عام رائج ہے، مگر یورپین ممالک اور اُن کی دیکھا دیکھی آزاد خیال طبقہ برش اور پاؤڈر استعمال کرتا ہے، ہندوستان اور پاکستان میں مستورات دنداسہ استعمال کرتی ہیں، جو مختلف درختوں کا چھال ہوتا ہے، سب سے بہترین چھال اخروٹ کا پسند کیا جاتا ہے، دانتوں کی صفائی کے لئے مسواک سب سے بہترین چیز ہے اور یہ مختلف درختوں کی نرم شاخوں یا جڑوں سے بنائی جاتی ہے، مسواک زیادہ تر درخت کیکر، پھولاہ، شیشم اور سکھ چین کی نرم شاخوں سے بناتے ہیں اور درخت پیلو، ملاء اور تماں کی جڑ سے بھی بناتے ہیں، مگر تماں اور آک کی جڑ کی مسواک روزانہ استعمال کرنے کے قابل نہیں، اسے کبھی کبھی استعمال کر سکتے ہیں، ہفتہ میں ایک دو بار سے زیادہ استعمال

ہیں، اس میں ثواب بھی ہے،

(۱۷) اکثر بوڑھے آدمیوں کے دانت نکل جاتے ہیں، یا اتنے کمزور اور بیکار ہو جاتے ہیں کہ غذا کو اچھی طرح چبا نہیں سکتے، اس کا بہت بڑا اور بھاری سبب یہ ہے کہ بچپن اور جوانی میں دانتوں کی صحت و صفائی کا کوئی خیال نہیں رکھا جاتا، مسواک برش، ٹوتھ پاؤڈر وغیرہ کے استعمال کی کوئی پرواہ نہیں کی جاتی، ساری عمر کے ردّی مواد جراثیم اور فضلات جمع ہوتے رہتے ہیں اور دانتوں کی جڑوں میں پرورش پاتے رہتے ہیں، جوانی گذرنے کے بعد جب بڑھاپے کا ضعف اور کمزوری آکر لاحق ہوتی ہے، تو یہ ردّی مواد اور جراثیم نشوونما پاکر حملہ آور ہوتے ہیں، اور دانتوں کو نیست و نابود کر دیتے ہیں جب وقت آپڑتا ہے اور مرض غلبہ پالیتا ہے تو پھر مریض کو فکر پڑتی ہے، اور علاج کی سوجھتی ہے، وہ وقت درحقیقت علاج کا نہیں ہوتا، وہ حفاظت کا ہوتا ہے، اس وقت معالج یا ڈاکٹر سوائے دانتوں کو اکھاڑ دینے کے اور کوئی چارہ نہیں دیکھتا، مریض بھی مرض کے غلبے اور آئے دن کی تکلیفوں سے تنگ آکر ڈاکٹر کے آگے منہ رکھ دیتا ہے اور بڑے شوق سے منہ کا خا[illegible] خالی کرالیتا ہے، پھر مصنوعی دانت لگوانے کی فکر شروع ہو جاتی ہے اس کا سب سے بہتر اور اچھا علاج یہ ہے۔ کہ والدین اپنے بچوں کو بچپن سے ہی دانت صاف کرنے، کلی اور مسواک کرنے کی عادت ڈالیں اور تاکید کریں، کہ اس سے غفلت، اور ناغہ نہ ہو، اور کسی وقت بھی اس کے بغیر کھانا نہ کھایا جائے، مگر افسوس، کہ بچوں کو والدین جہاں اور کوئی دینی یا اخلاقی تعلیم نہیں دیتے وہ صحت کی بھی کوئی ہدایت نہیں دیتے

کرتے رہتے ہوں، اور ذرات بچین رکھتے ہوں ان کے لئے بہتر علاج ہے، ایسے لوگوں کو چاہیے کہ ہفتہ میں دو یا تین بار حنظل کی لکڑی کی مسواک استعمال کیا کریں، ایسے ہی آک کی جڑ کی مسواک درد اور بوسیدگی کو فائدہ دیتی ہے، یہ ایک عجیب اور قابل قدر اور دنیا میں یہ ایک واحد نسخہ ہے، جس کی نظیر شفاخانوں اور ہسپتالوں میں نہیں ملے گی، نیم اور حنظل کی کڑواہٹ قاتل جراثیم و دافع عفونت اس لئے یہ ایک تریاق ہے، مگر آک کی جڑ بھی دو دن سے زیادہ استعمال نہ کریں ورنہ دانت اکھل کر نکل جائیں گے۔

(۵) دانتوں کی حفاظت کے لئے ضروری ہے، کہ زیادہ گرم اور زیادہ سرد اشیاء سے پرہیز کریں، کھانا اتنا گرم نہ ہو، جو منہ کو جلا دے یا چھالے ڈال دے، مثلاً چائے، روٹی، پلاؤ، شوربا، چاول وغیرہ، بعض لوگ بہت گرما گرم کھانے کے عادی ہوتے ہیں، اُن کے دانت بہت جلد جواب دے جاتے ہیں، اسی طرح بعض لوگ بہت سرد اشیاء استعمال کرکے خوش ہوتے ہیں، خصوصاً موسم گرما میں برف کے عادی لوگ برف چبا چبا کر کھاتے ہیں، یہ لوگ بھی دانتوں کی صحت بہت جلد کھو بیٹھتے ہیں، غذا ہمیشہ معتدل کھانی چاہیئے، جو نہ زیادہ گرم اور نہ زیادہ سرد ہو، معتدل غذا کا یہی مطلب ہے، ورنہ دانتوں کی نعمت چھن جائے گی۔

(۶) یہ اصول ہمیشہ یاد رکھیں، کہ دانت صاف کرتے وقت غرارے اور کلیاں ضرور کریں، اس سے یہ فائدہ ہوگا، کہ دانتوں میں غذا کے اٹکے ہوئے ذرات غرارہ اور کلی سے نکل جاتے ہیں، اور دانت بالکل صاف و مطہر ہو جاتے ہیں مسلمانوں کو یاد رکھنا چاہیئے، کہ کلی اور غرارے سنت

نہیں کرنی چاہیئے، یہ مسواک کا طریقہ، برش اور پاوڈر سے بہتر ہے،
مسواک کا طریقہ اس لئے بہتر ہے، کہ مسواک تازہ مل سکتی ہے، اور
جس درخت سے لی جاتی ہے، اس کا رس رطوبات فاسدہ کو برش سے
زیادہ چوستا اور صاف کرتا ہے، اور جراثیم کو مار ڈالتا ہے، برش میں یہ اوصاف
نہیں ہوتے، شیشم، کیکر، پھولاہ، سکھ چین، حنظل، آک سب پودے اور
درخت بے حد مصفی اور دافع جراثیم ہیں، منسکی بلغم اور رطوبات فاسدہ اور
میل کو دور کرتے ہیں، مسواک کو دانت سے جب چبا چبا کر نرم کیا جاتا ہے
تو اس کا رس منہ میں پھیل جاتا ہے اور اس کا اثر منہ سے دماغ اور آنکھوں
تک پہنچ جاتا ہے اور معدہ پر فی الفور اثر کرتا ہے، اسی واسطے یہ امر مسلمہ
ہے، کہ مسواک کرنے سے دانت مصفا و مطہر ہو جاتے ہیں، دماغ تقویت
پاتا ہے، اور آنکھیں روشن، بصارت تیز ہو جاتی ہے، بھوک بڑھتی ہے
اور ہضم بھی تیز ہو جاتا ہے، مسواک کرنے میں ایک اور فائدہ ہے، جو برش
میں نہیں ہے، وہ یہ کہ مسواک کرتے وقت منہ سے لعاب بکثرت نکلتا ہے
اور وہ لعاب سب رطوبات فاسدہ، دانتوں کی میل اور جراثیم کو ساتھ بہا کر
لے جاتا ہے، اس سے دانت صاف ستھرے ہو کر نکھر آتے ہیں، پھر منہ سے
ایک قسم کی خوشبو آنے لگتی ہے، یہ اس کی صفائی اور طہارت کی بین دلیل ہے
اور یہ سب مسواک کی لکڑی کے اثرات سے ہوتا ہے،

مسواک کرنے میں ایک اور خوبی ہے، وہ یہ ہے کہ مسواک کو دانتوں کے
اوپر نیچے اندر باہر مل سکتے ہیں اس سے دانت سب طرف سے صاف ہو جاتے
ہیں، مگر برش صرف باہر اور اوپر کیا جا سکتا ہے، دانتوں کے اندر کی طرف
نہیں پھر سکتا اسواسطے دانت اندر سے اچھی طرح صاف نہیں ہو سکتے،

پیسٹ پاؤڈر کی خرابیاں اور نقصانات قولندن ڈی رائیل ڈنٹل کالج
کے کئی پروفیسر بھی تسلیم کر چکے ہیں وہاں بہت سے لوگ مسواک کو پسند
کرنے لگے ہیں، پیسٹ پاؤڈر کا ایک بڑا نقصان یہ ہے، کہ وہ استعمال کرنے
کے بعد دانتوں کے مابین درازوں میں جم جاتا ہے جو دھونے سے صاف نہیں
ہوتا، اور دوسرا نقصان یہ ہے، کہ پاؤڈر کی اکثر ادویہ تیز ہوتی ہیں، وہ مسوڑوں
کو نرم اور کمزور کر دیتی ہیں، اس کے بعد مسوڑے اس قدر کمزور ہو جاتے ہیں،
کہ کسی علاج کو قبول نہیں کر سکتے اسی واسطے ایسے لوگوں کو بہت کم دوائیں
مفید پڑتی ہیں، اور یہ لوگ اکثر دانتوں کے امراض میں مبتلا رہا کرتے ہیں،
برش کو پانی میں جوش دے کر اول صاف کر لینا چاہیئے، پھر استعمال کے
قابل ہوتا ہے۔ برش کو تھوڑی دیر ابلنے سے وہ جراثیم جو اس کے ریشوں میں
اٹک کر پرورش پاتے ہیں، دور ہو جاتے ہیں، ورنہ برش کا استعمال اس کے
بغیر غیر مفید ہوتا ہے، لوگ بڑی سرعت کے ساتھ دور جدید اور عصر حاضر کی
یجادات میں بہتے جا رہے ہیں۔ نفع نقصان بہت کم سوچتے ہیں،

لال کا استعمال

دانت صاف کرنے کے لئے خلال کا استعمال بھی رائج ہے، جن لوگوں کے
ت راندار ہوتے ہیں، ان کے درازوں میں غذا اور گوشت کے ذرات پھنس
کر کم ہو جاتے ہیں جن سے بیماری پیدا ہو جانے کا خطرہ لاحق ہوتا ہے،
اسطے ان ذرات کو خلال سے نکال دینا چاہیئے، مگر خلال چاندی کا ہونا
ہیئے، یہ سب سے زیادہ بے ضرر ہے۔ بعض لوگ تنکوں سے دانتوں کے
ت نکالتے ہیں، یہ طریقہ بہتر نہیں، تنکے اکثر غیر مصفا ہوتے ہیں نیز ان
انتوں میں خراش پیدا ہو جاتا ہے جو اکثر تکلیف کا موجب بن جاتا ہے،

اگر تنکا استعمال کرنا بھی ہو تو نہایت صاف، ستھرا اور نیا ہونا چاہیئے، جو میل اور مٹی کے اثرات سے مبرا ہو، اس کام کے لئے سب سے اچھا اور صاف تنکا دب یا دوبڑا گھاس اور اذخر کا ہوتا ہے، یہ قدرتی پالش شدہ نہایت ملائم اور صاف ہوتا ہے، اور بے ضرر رہتا ہے،

دانت صاف کرنے کی مشین

دنیا جدت پسند ہے، تعیش پسندوں کے سامان راحت میں اضافہ کرنے کے لئے دانت صاف کرنے کی مشین بھی ایجاد ہو گئی ہے، اب منہ کی صفائی کے لئے انگلیوں کو تکلیف دینے کی بھی ضرورت نہیں رہی، صبح سویرے بستر سے اٹھتے ہی اس عجوبہ مشین کا تار بجلی کے تار سے لگا کر اس کا بٹن دبا دیا، پھر وہ خود بخود حرکت کرنے لگے گی، دانت صاف کرنے والا برش مشین سے نکل کر اپنا کام شروع کر دیگا، برش ایک موٹر سے لگا ہوتا ہے، جو اسے آگے پیچھے تیزی کے ساتھ حرکت دیتا رہتا ہے، البتہ اسے استعمال کرنے والے کو احتیاط ضرور کرنی پڑتی ہے، کہ یہ غیر ضروری راحت رساں برش کہیں دانت کی بجائے آنکھ تک نہ پہنچ جائے،

اسپرین کے مضر اثرات

اسپرین ایک انگریزی دوا ہے، جو کثرت سے استعمال ہوتی ہے، درد سر کا جہاں نام آیا، ڈاکٹر لوگ وہاں فوراً اسپرین کی پڑیہ دے دیتے ہیں، یاد رکھیں، اسپرین جہاں درد سر کو فوراً تسکین دیتی ہے، وہاں یہ اسپرین دانتوں اور قلب کیلئے مضر بھی ہے، ڈاکٹر ڈی، بی ڈاٹ نے ایڈنبرا جنرل میڈیکل میں ذکر کیا ہے، کہ اسپرین کے کثرت استعمال سے دانتوں کا روغنی پالش اور وہ ساخت جو چونا سے بنتی ہے، اس کی حدت سے تباہ ہو جاتے ہیں، اس

کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دانت بہت جلد کمزور اور بوسیدہ ہو جاتے ہیں، اور آہستہ آہستہ سڑنے لگتے ہیں، اس لئے اسپرین کا استعمال کرتے وقت یہ امر ملحوظ رہے، کہ اسپرین دانتوں کو نہ لگے، اس کا بہترین طریق استعمال یہ ہے کہ اسے کیپچٹ میں بند کر کے استعمال کیا جائے، مگر مضعف قلب پھر بھی رہ سکتی ہے، دودھ کے ساتھ اس کا استعمال کیا جائے، دودھ کی چکنائی دانتوں کو اس کے اثر بد سے محفوظ رکھے گی، اگر کیپسول دستیاب نہ ہو سکیں، تو دودھ کی بالائی پر لیپٹ کر دے دینا چاہیئے ورنہ دانت اسپرین کے مضر اثرات سے محفوظ نہ رہ سکیں گے،

دودھ کے مضر اثرات

دودھ بدن کی غذا ہے، اور طاقت پہنچاتا ہے، اور صحت جسمانی کا معاون ہے، مگر دودھ کی کثرت دانتوں کی صحت اور صفائی کیلئے نقصان دہ ہے کیونکہ دودھ کی چکنائی دانتوں کو لگ کر انہیں خراب کر دیتی ہے، اور وہ صاف نہیں رہتے، اس کے بعد جو غذا کھائی جاتی ہے، وہ دانتوں سے چمٹ جاتی ہے، اور پھر آہستہ آہستہ دانتوں پر میل اور کثافت جم جاتی ہے، جو جلد انگلی سے صاف نہیں ہو سکتی، اس کا علاج یہ ہے کہ دودھ پینے کے بعد گرم پانی سے دانتوں کو دھو کر مسواک یا برش سے صاف کریں، دودھ پینے کے بعد دانتوں کو صاف کرنا حدیث نبوی سے بھی ثابت ہے۔

گوشت کا اثر دانتوں پر

گوشت بھی جسم انسانی کی بہترین اور عمدہ غذا ہے، مگر اس کی کثرت دانتوں کو خراب کر دیتی ہے، خصوصاً بوٹی تو دانتوں کو بہت نقصان پہنچاتی ہے، گوشت کے ریشے دانتوں میں پھنس جاتے ہیں، اور وہ

بہت جلد عفونت پیدا کر دیتے ہیں۔ جس سے دانتوں میں درد پیدا ہو جاتا ہے، مسوڑھے متورم ہو جاتے ہیں، اور دانت ہل جاتے ہیں، غذا چبانی مشکل ہو جاتی ہے، گوشت کھانے کے بعد دانتوں کو جلد صاف کریں، اور خلال سے ریشے نکال دیں، اس کے بعد الائچی خورد یا کوئی خوشبودار منجن ضرور ملیں

گڑ اور شکر کا اثر

گڑ شکر کا کثرت سے استعمال کرنے والے اور مٹھائیوں کے شوقین حضرات بھی دانتوں کو خراب کر لیتے ہیں، گڑ کھانے والے لوگوں کو تاکل اسنان کا مرض لاحق ہو جاتا ہے، دانتوں میں سوراخ پڑ جاتے ہیں اور دانت بوسیدہ ہو کر جھڑنے لگ جاتے ہیں بیخ دندان سے پیپ لہو اُبھرا آتا ہے، مسوڑے متورم ہو جاتے ہیں، اور درد کرنے لگتے ہیں، جو لوگ کثرت نزلہ اور دوسرے اسباب کی وجہ سے دانتوں کے درد میں مبتلا ہوتے ہیں، ان کو گڑ اور مٹھائی سے ضرور پرہیز کرنا چاہیے

الغرض دانتوں کی صحت کے خلاف یہ چار چیزیں بکثرت پائی گئی ہیں، ان سے حتی الوسع احتیاط برتیں، (۱) اسپرین (۲) دودھ (۳) گڑ (۴) شکر،

اگر نزلہ ہو تو اخراج نزلہ کی کوشش کریں، اور قبض کشا ادویہ جو نزلہ کو خارج کرتی ہیں، استعمال کریں، باقی مضرات کی احتیاطی تدابیر اوپر ذکر کر دی گئی ہیں، ان پر بوقت ضرورت عمل کرتے رہیں،

دانتوں کے امراض

دانتوں میں عموماً یہ بیماریاں کثرت سے پائی جاتی ہیں، درد اسنان، تاکل وتعفن اسنان، تقیح اللثہ (پائیوریا) تحرک اسنان، حضر اسنان (دانتوں پر میل یا زردی جم جانا)، ورم اللثہ، قروح اللثہ، خون بہنا، بدبوئی دہن

لہ ہمارے طبی کارخانہ کا خوشبودار منجن اس کام کیلئے بہت مفید ہے جو ہر گھر میں موجود رہنے کے

ان میں سے پچھلے تین چار امراض مسوڑوں سے تعلق رکھتے ہیں، ار
بالواسطہ ان کا تعلق دانتوں سے ہی ہے،

دردِ اسنان

دانتوں کا درد، بعدہ قسم کا ہے، اوّل سانغج دوم مادی، سادہ
ہے جو عارضی ہو، مثلاً سردی گرمی کے لگنے سے درد پیدا ہو جائے،
کسی نے برف کا استعمال کیا، یا گرم گرم اشیاء کھا لیں، بعض کو سرد
سرد پانی سے دانتوں میں درد ہونے لگتا ہے، اور بعض کو گرم پانی
دانتوں میں تکلیف ہو جاتی ہے، یہ درد عارضی ہے اس کو سانج
علاج۔ اگر سردی کی وجہ سے درد ہو، تو گرم اشیاء کا استعمال کریں
قسط، عقرقرحہ یا لونگ پیس کر دانتوں پر ملیں، اور عقرقرحہ پانی میں
دے کر نیم گرم جوشاندہ سے کلیاں کریں، اور اگر گرم پانی سے دانت درد
سرکہ سے کلیاں کریں، یا کافور لیں، کتھے یا لیموں کے پتے چبائیں، دو
قسم مادی ہے، یہ اخلاط سے پیدا ہوتا ہے، اس کا علاج تنقیہ اور
ہے، حسب اخلاط تنقیہ کریں، کوئی دوائے مسہل کھلائیں، پھر حسب
سنون دانتوں پر ملیں، اگر دانتوں کی جڑ میں خون جمع ہونے سے درد
جائے، تو سرا ارعیا رگ چار بند کا فصد کرائیں، کنپٹی پر پچھنے لگوائیں
جڑ سے خون نکلوائیں، رگ زیر زبان کا خون نکالیں، صفراوی مزاج کو
ملی سوتے وقت ۹ ماشہ سے لے کر ۱ تولہ تک کھلائیں، بلغمی مزاج کو سا
یارج کھلایا کریں، ان کا طریق استعمال یہ ہے، کہ رات کو سوتے وقت
گولیاں گرم پانی سے کھلائیں، دو تین دن میں تنقیہ ہو جائے گا اعد

اور گھبراہٹ سے گزرتے ہوں، تو اس غرغرے سے فی الفور سکون ہوجا

درد اور ورم جاتا رہتا ہے،

(۶) منجن دافع درد اسنان ہر قسم ۔ نمک نلی، نمک سونچل، نمک

ہر یک ۲-۲ تولے لال مرچ ۶ تولے۔ سب کو ایک کوزہ گلی میں بند کر

گلحکمت کرکے دس سیر اوپلوں کی آگ دیں، سرد کرکے نکال کر پیس

اور درد زدہ دانتوں پر ذرا سی دوا انگلی سے آہستہ آہستہ ملیں، لعا

گراتے جائیں بفضلہ تعالیٰ درد فی الفور ساکن ہوگا، اور کرم مرجائینگے

(۷) دافع درد اسنان ۔ لونگ، جائفل، سوہاگہ، کافور، اجوائن

گیرو، ست اجوائن ہموزن مساوی اوزان، ترکیب، ہر ایک دوا علیحدہ علی

پیس کر ملائیں، پھر خوب کھرل کریں، تاکہ دوا مثل غبار ہوجائے، درد

وقت تھوڑا سا یہ منجن لے کر دانتوں پر آہستہ آہستہ ملیں۔ اور لعا

باہر گراتے جائیں، فوائد۔ اس کے استعمال سے درد فی الفور ساکن

جائے گا، پانی سرد لگنا بند ہوجائے گا۔ کرم مرجائیں گے،

(۸) کاربالک ایسڈ، ماشہ، کافور ۳ ماشہ، ست اجوائن ۱ رتی، ایک شیشی میں سب

رکھ لیں، سب دوائیں حل ہوجائیں گی، بوقت ضرورت روئی سے

کے دانتوں پر لگائیں اور مسوڑوں کی جڑ تر کردیں، فوائد۔ دافع د

اور خصوصاً ریاحی درد کو فی الفور ساکن کرتا ہے، یہ نسخہ بہت مختصر

جامع الفوائد ہے، اور اپنی نظیر نہیں رکھتا،

انگریزی نسخے برائے درد دنداں

(۱) ٹنکچر کیپسیکم ۱ ڈرام شیشی میں ڈال کر کارک مضبوط سے بند کریں

کارک شیشے کا ہو تو بہتر ہے، کیونکہ یہ دوائی بہت تیز ہے، اس میں

کر حل کریں، اور بوقت ضرورت کے وقت روئی سے تر کر کے دانت کے سوراخ میں رکھیں، درد فی الفور ساکن ہو جائے گا، اگر منہ میں دوا کی تیزی سے چھالے یا خراش ہو جائے، تو سوڈا بائیکارب یا بھی کے پانی سے دھو ڈالیں،

دوا دانت کے اندر رکھتے ہوئے بڑی احتیاط سے کام لیں، تاکہ دوا دانت کے ادھر ادھر منہ میں نہ لگ جائے اس سے زبان اور رخسار کے اندرونی حصہ پر چھالے پڑ جانے کا خطرہ ہے،

(۳) یہ نسخہ نہایت عجیب و غریب ہے جو دانتوں کے درد کو فوراً تسکین دیتا ہے، سرد پانی لگنا بند ہو جاتا ہے، اور سہل الحصول ہے، سپاری سوختہ چھالوہ سوختہ نمک سوختہ تینوں کو پیس کر ملا لیں رتی بھر دانتوں پر ملیں، اس کے استعمال سے درد جاتا رہے گا، اور ٹھنڈا پانی نہ لگے گا،

(۴) **سنون دافع درد اسنان۔** سنگ جراحت سوختہ ۱۰ تولہ، پھٹکڑی بریان ۵ تولہ عقر قرحہ ۳ تولہ لونگ ۱ تولہ کافور ۱ تولہ توتیا سبز ۳ ماشہ، سب کو پیس کر منجن بنائیں، بوقت ضرورت ۴ رتی دانتوں پر ملیں اور منہ سے جو گندہ لعاب نکلے اسے باہر پھینکتے جائیں،

فوائد: دافع درد اسنان ہے اور خون بہنے کو روکتا ہے، پائی اور یا کے زخموں کو مندمل کرتا ہے،

(۵) **غرغرہ عجیب دافع درد اسنان**۔ سرکہ خالص ۱۰ تولہ نمک ۱ ماشہ کافور ۱ ماشہ گل سرخ خشک ۱ تولہ نخالہ گندم ۱ تولہ برگ کھٹا تازہ ۳۰ عدد ترکیب تیاری، گل سرخ۔ نخالہ گندم اور کھٹے کے پتوں کو آدھ سیر پانی میں جوش دے کر کپڑ چھان کریں، پھر سرکہ نمک اور کافور ملا کر نیم گرم جوشاندہ سے غرغرے کریں،
فوائد۔ مسوڑے متورم ہوں، دانت درد کرتے ہوں، دن رات بے چینی

کوئی دوائے سنون دانتوں پر ملیں، صرف دانتوں پر دوا ملنے سے یا دانت
کے سوراخ بھرنے سے فائدہ نہ ہوگا جبتک کہ دانت کا تنقیہ کامل نہ کیا جائے
جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے، تنقیہ تام کے بعد درد خود بخود جاتا رہیگا،
یہ کلی اصول ہے، اور بہت صحیح ہے، مگر لوگ اس کی پرواہ نہیں
اصل الاصول علاج جو اطبائے متقدمین میں رائج ہے وہ یہی ہے کہ
مزاج مادی کی وجہ سے اگر دانتوں میں درد پیدا ہو، تو اس کے لئے تنقیہ
حد ضروری ہے، اس کے بعد کسی دوا کے لگانے کی ضرورت نہیں
یونانی طریق علاج اس بارے میں بیحد کامیاب ثابت ہوا ہے،

اب ہم ہر قسم کے نسخہ جات تحریر کرتے ہیں، جو دانتوں کے درد
مفید ثابت ہو چکے ہیں،

اگر سوزش یا التہاب کہنہ (کرانک انفلامیشن) کے باعث
میں درد پیدا ہو جائے، تو یہ نسخہ بہت مفید ہے،

(۱) سلفورک ایسڈ تیز آب گندھک، ۳۰ حصہ سلفیٹ آف مار
حصہ بلوا ایلم (پھٹکڑی) ۸ حصہ، ترکیب تیاری، پھٹکڑی خوب
کر لیں، پھر ایک شیشی میں تیز آب ڈال کر اس پر مارفیا اور پھٹکری
پسی ہوئی ملا کر حل کریں، اب دوا تیار ہے، بوقت ضرورت
صاف کر کے ایک قطرہ بھر دوا روئی میں لگا کر نہایت احتیا
دانت کے سوراخ میں رکھ دیں، ایک دو بار لگانے سے آرام ہو
گا، مگر دوا تیز ہے، احتیاط سے لگائیں،

(۲) آئل آف کلوز (روغن لونگ) ۳۰ قطرے، سپرٹ آف نائٹر
ایسی ٹیٹ آف مارفیا ۶، ۷ قطرے، ان تمام دواؤں کو ایک شیشی

اور گھبراہٹ سے گزرتے ہوں، تو اس غرغرے سے فی الفور سکون ہو جاتا ہے درد اور ورم جاتا رہتا ہے،

(۶) منجن دافع درد اسنان ہر قسم۔ نمک نلی، نمک سونچل، نمک سیاہ ہر ایک ۲-۲ تولے لال مرچ ۶ تولے۔ اسب کو ایک کوزہ گلی میں بند کرکے گل حکمت کرکے دس سیر اوپلوں کی آگ دیں، سرد کرکے نکال کر پیس لیں، اور درد زدہ دانتوں پر ذرا سی دوا انگلی سے آہستہ آہستہ ملیں، لعاب گراتے جائیں بفضلہ تعالیٰ درد فی الفور ساکن ہوگا، اور کرم مر جائینگے،

(۷) دافع درد اسنان۔ لونگ، جائفل، سوہاگہ، کافور، اجوائن خراسانی گیرو، ست اجوائن ہمساوی الوزن، ترکیب۔ ہر ایک دوا علیحدہ علیحدہ پیس کر ملالیں، پھر خوب کھرل کریں، تاکہ دوا مثل غبار ہو جائے، درد کے وقت تھوڑا سا یہ منجن لے کر دانتوں پر آہستہ آہستہ ملیں۔ اور لعاب باہر گراتے جائیں، فوائد۔ اس کے استعمال سے درد فی الفور ساکن ہو جائے گا، پانی سرد لگنا بند ہو جائے گا۔ کرم مر جائیں گے،

(۸) کاربالک ایسڈ، ۲ ماشہ، کافور ۳ ماشہ، ست اجوائن ۱ رتی، ایک شیشی میں سبکو ملا کر رکھ لیں، سب دوائیں حل ہو جائیں گی، بوقت ضرورت روئی سے تر کر کے دانتوں پر لگائیں اور مسوڑوں کی جڑ تر کر دیں، فوائد۔ دافع درد، کرم اور خصوصاً ریاحی درد کو فی الفور ساکن کرتا ہے، یہ نسخہ بہت مختصر ہے مگر جامع الفوائد ہے، اور اپنی نظیر نہیں رکھتا،

انگریزی نسخے برائے درد دنداں

(۱) ٹنکچر کیپسکم اونس شیشی میں ڈال کر کارک مضبوط سے بند کر دیں، اگر کارک شیشے کا ہو تو بہتر ہے، کیونکہ یہ دوائی بہت تیز ہے، اس میں احتیاط

بڑی ضرورت ہے، **ترکیب استعمال**۔ درد کے وقت ا بوند روئی میں لگا کر دانتوں پر لگائیں، اگر سوراخ ہو، تو اس میں پھویہ تر کر کے رکھدیں، بفضلہ تعالیٰ درد کو سکون ہوگا، یہ دوا نہایت مفید اور زود اثر ہے،

میں نے اکثر بازاری دوا فروشوں کو اس سے ہزاروں روپے کماتے دیکھا ہے، بڑے معرکے کی چیز ہے،

(۲) دافع درد دنداں۔ کاربالک ایسڈ ا ڈرام، کافور عمدہ قسم اول ا ڈرام، دونو کو ملا کر شیشی میں ڈال دیں، حل ہو کر تیل بن جائے گا، **ترکیب استعمال**۔ درد کے وقت روئی کا پھویہ تر کر کے دانتوں پر لگائیں، اور اگر سوراخ ہو، تو اس میں رکھدیں، درد فی الفور ساکن ہوگا، نہایت مفید نسخہ ہے،

(۳) برائے درد دنداں۔ ست اجوائن، کافور، دونو کو ایک شیشی میں ڈال دیں، تھوڑی دیر بعد حل ہو جائیں گے، بوقت ضرورت روئی کا پھویہ تر کر کے دانتوں پر لگائیں، انشاءاللہ درد ختم جائے گا، یہ دوا بے ضرر اور بیحد مفید ہے،

(۴) دافع درد دنداں۔ روغن لونگ ولایتی کا ایک قطرہ دانت پر لگائیں، درد ساکن ہو جائے گا اور کرم مر جائیں گے نہایت مفید چیز ہے،

(۵) دافع درد دنداں۔ افیم ا ماشہ، روغن گل ۳ ماشہ، روغن خشخاش ۳ ماشہ، روغن کاہو ۳ ماشہ، **ترکیب تیاری** افیون کو تھوڑے سرکہ میں حل کریں، پھر تمام روغن ملا کر شیشی میں ڈالیں، **بوقت ضرورت**، روئی کا پھویہ تر کر کے دانتوں پر لگائیں، اگر سوراخ ہے تو اس میں پھویہ رکھیں، درد فی الفور موقوف ہو جائے گا،

اس مرض میں دانتوں پر زرد میل جم جاتا ہے، اور دانت کُند ہو جاتے ہیں، اس میل کے تاثرات غلیظ معدہ میں جا کر متعفن مواد پیدا کر دیتے ہیں اور پھر یہ تکلیف دِہ مرض بن جاتا ہے اس کا سبب دانتوں کا صاف نہ کرنا ہے، جس سے معدہ خراب ہو جاتا ہے، اس کا علاج یہ ہے کہ اول دانتوں پر جو میل جمی ہوئی ہو۔ اُسے لائق معالج سے صاف کرائیں پھر علاج کی طرف متوجہ ہوں، اب ہم چیدہ چیدہ نسخے اس مرض کے دفعیہ کیلئے ہدیۂ ناظرین کرتے ہیں، تاکہ وہ اِن سے بوقت ضرورت مستفید ہو سکیں،

(۱) **سنون السمک** ۔ یہ منجن کرم خوردہ دانتوں اور قروح لثہ (پائیوریا) اور دانتوں کے درد کے لیے بیحد مفید و بیعدیل ہے اور اطبا کا معمول مطب ہے اور نہایت مختصر و سہل الحصول ہے،

مچھلی کا کانٹا جلایا ہوا ایک تولہ کچلہ جلایا ہوا ایک تولہ توتیا سبز بریاں ۲ ماشے، کتھ سفید ۲ ماشہ ہر ایک دوا کو علیحدہ علیحدہ پیس کر باریک کریں پھر ایک جگہ ملا کر ان کو خوب کھرل کریں۔ تاکہ غبار سا ہو جائیں، اب دوا تیار ہے، اسے شیشی میں ڈال کر محفوظ رکھیں، بوقت ضرورت دو تین رتی انگلی سے دانتوں اور مسوڑوں پر آہستہ آہستہ ملیں، اس کے استعمال سے پیپ بند ہو جائے گی، زخم مندمل ہو جائیں گے، بدبو اور تعفن دور ہو جائے گا، اور گلا ہوا گوشت دور ہو کر صاف تازہ گوشت پیدا ہو جائے گا۔ اور مسوڑوں کی جڑیں جو گوشت کے گلنے سے ننگی ہو چکی تھیں پُر ہو جائیں گی،

(۲) **سنون قشر بادام** ۔ چھلکا بادام ۵ تولے سپاری ۵ عدد ماز[illegible]

خنازیر، مرض سکروی، مسوڑھوں سے خون آنا، پارہ کی سمیت، رسکپور اور بلادر کے مضرت بھی ہیں، اصل سبب یہ ہے کہ خون میں جس چیز سے سمیت اور تعفن پیدا ہوگا، اس پر دانتوں کی صفائی سے عام غفلت اور لاپرواہی برتی جائے گی وہی اس موذی مرض کا سبب ہوگا،

نسخہ جات پائیوریا

(۱) ست اجوائن ۶ رتی پانی ۲۰ - اونس کافور ایک ٹکیہ — اول کافور اور ست اجوائن کو بوتل میں یا کھرل میں ڈال کر خوب حل کریں پھر آہستہ آہستہ پانی ملائیں، اس سیال کا ایک حصہ چار گنا پانی ملا کر غرارے کیا کریں،

(۲) سہاگہ ۶ ماشہ، لائٹ میگنیشیم کاربہ ۱۲ ماشہ، ست اجوائن ۱/۲ رتی روغن دارچینی ۵ بوند، چاک مصفیٰ ۲۔ تولے سب کو پیس کر منجن بنا کر شہد خالص یا گلیسرین ملا کر دانتوں پر ملیں، دافع پائیوریا ہے۔

(۳) چاک ۱ تولہ پھٹکڑی ۱ تولہ کافور ۴ ماشہ منجن بنا کر ملیں مسوڑوں کا خون اور تعفن دور ہوگا،

(۴) سہاگہ ۱ ڈرام پھٹکڑی ۱ ڈرام فلفل سیاہ ۱ ماشہ چاک ۹ ماشہ سب کو پیس کر دونو وقت دانتوں پر ملیں، اس سے دانت مضبوط ہو جائیں گے، اور خون بند ہو جائے گا،

(۵) چھال بادام سوختہ ۲ تولہ مازو نیم سوختہ سپاری سوختہ پھٹکڑی سرکہ میں جلائی ہوئی، فلفل سیاہ، چھلکا الائچی خورد سوختہ زیرہ سفید نیم بریاں نمک لاہوری ہر ایک ۱ تولہ سب کو علیحدہ علیحدہ باریک پیس کر ملالیں، ہوا بند شیشی میں محفوظ رکھیں، روزانہ دو وقت دانتوں پر ملیں، یہ منجن نہایت اعلیٰ ہے،

(۶) مرمکی، نوشادر، جڑ سوس، ہرتال شرح، عنفر قرحا مساوی الوزن

مواد دانتوں سے مل کر معدہ میں اپنا زہر پھیلا دیتا ہے، جس سے معدہ کی ساخت بگڑ جاتی ہے، اور منہ ہضم شدہ غذا کے ہمراہ مرض کے جراثیم سیلیے بدن میں سرایت کر جاتے ہیں، جو طرح طرح کی بیماریاں پیدا کر دیتے ہیں،

اسباب پائی اوریا یا آکلتہ الفم

منہ اور دانتوں کا میلا رہنا - اور گندہ ہونا، کھانا کھانے سے اول و بعد اگر دانتوں کو صاف نہ کیا جائے، تو غذا کے ذرات دانتوں میں پھنس کر متعفن ہو جاتے ہیں، اور گندے ہو کر خراش پیدا کر دیتے ہیں، اگر مسواک وغیرہ سے دانتوں کو صاف نہ کیا جائے گا، تو رفتہ رفتہ ان کی جڑوں پر زرد رنگ کا سخت میل جم جائیگا، اور مسوڑوں کو خراب کر دیگا مسوڑوں کی جلد اس میل کے نیچے دب کر مردہ ہو جائے گی، اور میل کے دباؤ کی وجہ سے مسوڑوں کے اندر خون حرکت پیدا نہ کر سکے گا، آخر متعفن اور گندہ ہو کر ان میں اول زخم پھر پیپ پیدا کر دے گا،

غرضیکہ یہ اسباب اس کا موجب ہوا کرتے ہیں،

(۱) دانت اور منہ صاف نہ رکھنا (۲) دانتوں پر میل کی موجودگی (۳) برش کا استعمال (۴) دوسرے شخصوں کی مسواک استعمال کرنا (۵) مستعملہ مسواک استعمال کرنا (۶) کھانے کے بعد دانت اور منہ صاف نہ کرنا، (۷) قابض اور ترش اور تیز مصالحہ دار اشیاء کا زیادہ استعمال کرنا (۸) باسی مچھلی، باسی گوشت، خصوصاً گائے کا گوشت زیادہ استعمال کرنا، (۹) شیریں اشیاء مثلاً گڑ، کھانڈ، اچار وغیرہ کا زیادہ استعمال کرنا (۱۰) شراب نوشی (۱۱) گنٹھیا، سوزاک، آتشک، وغیرہ سمی امراض کا لاحق ہونا، اس کے علاوہ اس مرض یعنی پائیوریا (قروح لثہ) کا سبب آتشک

سبز ۵ عدد پھٹکڑی بریاں ۱ تولہ سنگ جراح سوختہ ۲ تولہ گوشت خوردہ ۱ تولہ توتیا سبز بریاں ۳ ماشہ کافور ۳ ماشے، **ترکیب تیاری** حسب ذیل ہے، اول چھلکا بادام اور سپاریاں کوزہ میں بند کرکے جلائیں، پھر پھٹکڑی توے پر رکھ کر سرکہ ڈال کر جلائیں، سنگ جراح کو ٹکڑوں پر رکھ کر سوختہ کریں، اور توتیا توے پر بریاں کریں، پھر ایک ایک دو اپیس کر چھلنے جائیں، اور ملا کر کھرل میں یک جان کرکے شیشی میں ڈال لیں، اور بوقت ضرورت دانتوں پر آہستہ آہستہ ملیں،

پائی اوریا۔ گوشت خورہ

نام اس مرض کا نام آکلہ یعنے گوشت خورہ ہے، انگریزی میں اسے پائیوریا کہتے ہیں **تعریف**۔ اس مرض میں اول مسوڑے متورم ہو جاتے ہیں ان کے اندر ایک غیر اکال مادہ آکر جمع ہو جاتا ہے، یا خون فاسد آکر مسوڑوں کے گوشت میں ٹھہر کر متعفن اور بدبودار ہو جاتا ہے، اس سے مسوڑے اول اول سُرخ ہو جاتے ہیں اور بھالے معلوم ہوتے ہیں، مسوڑوں کے مقام پر دانتوں کو درد محسوس ہوتا ہے جب یہ مرض پہلا درجہ طے کر جاتا ہے تو پھر مسوڑے زخمی ہو جاتے ہیں، اور مواد ان سے پھوٹ پڑتا ہے پھر متعفن ہو کر پیپ پڑ جاتی ہے، اور منہ سے بدبو آنے لگتی ہے،

اقسام مرض۔ یہ مرض صحت کے لئے بہت خطرناک ہے، معدہ اور آنتوں کی بہت سی بیماریاں اس سے پیدا ہو جاتی ہیں خون میں پیپ کی سمیت سرایت کر جاتی ہے، پھیپھڑے کی سل اور آنتوں کی سل اور دق الامعاء وغیرہ کئی امراض اس کا تعاقب کرتے ہیں، لیکن عوام اس کے انجام وعواقب سے اکثر بے خبر اور غافل رہتے ہیں، غذا کے ہمراہ سمی

سب کو کوٹ پیس کر شیشی میں محفوظ رکھیں ضرورت کے وقت مسوڑوں اور دانتوں پر ملتے رہیں، آکلہ ناصور کے لئے بیحد مفید ہے مسوڑوں کا خون بند کرتا ہے،

(۷) **سنون دیگر برائے امراض مذکورہ** ۔ جڑ سوسن، عقرقرحہ، ہر یک ۳، ۱۰ ماشہ پھٹکڑی گلنار مازو سماق ہر ایک ۷ ماشہ سب کو کوٹ پیس کر منجن بنا کر دانتوں پر ملیں، آکلہ، ناصور، اور خون آنے کو مفید ہے،

(۸) **منجن خوشبودار** ۔ روتا آئے ہنستا جائے، خون بہنے اور درد کو مفید ہے، حابس دم ہے، فلفل سیاہ ۳ ماشہ کافور ۳ ماشہ پھٹکڑی ۶ ماشے یوکلپٹس آئیل ۱۰ بوند سوڈا بائیکارب ۶ ماشے سپاری سوختہ ۱ تولہ چاک عمدہ خالص صاف شدہ ۲ تولہ سب کو پیس کر ملا لو اور مسوڑوں اور دانتوں پر ملو،

(۹) **سنون مصفی** ۔ پوست اخروٹ ۱ تولہ کچلہ ۱ تولہ طوطیا سبز ۱ تولہ پھٹکڑی سفید ۱ تولہ مازو سبز ۱ تولہ برگ شبت ۲ تولہ سب کو پیس کر کوزہ گلی میں گل حکمت کر کے ۵ سیر کی آگ دیں، سرد ہونے پر نکال کر پیس لیں صبح شام انگلی سے دانتوں اور مسوڑوں پر ملیں، آدھ گھنٹہ تک پانی نہ پئیں۔ اس کے ساتھ کھانے کا نسخہ بھی استعمال کریں، صبح شام جوارش جالینوس اور معجون فلاسفہ ۵ - ۵ ماشہ کھائیں، کم از کم ۲۱ دن ضرور استعمال کریں،

(۱۰) **اکسیر پائیوریا** ۔ ایک دوست عرصہ سے تجربتہً استعمال کر رہے ہیں، ان کا کئی سال کا تجربہ ہے، اس نے اطباء اور ڈاکٹروں کو حیرت میں ڈال دیا ہے، کتھ۔ انزروت، دم الاخوین، گلنار، کافور، سنگ جراح، بلا...

مازو سبز، توتیا، پھٹکڑی سفید، سپاری ہموزن، پھٹکری بریاں کریں، کچا چھوارہ
ادویہ پیس کر ملا کر کوزہ گلی میں بند کرکے گل حکمت کریں، اور ۳ سیر اوپلوں
میں جلائیں، پھر پیس کر دانتوں اور مسوڑوں پر ملیں،

ماسخورہ خواہ کسی قسم کا ہو۔ دانتوں کی جڑیں ننگی ہو گئی ہوں، منہ سے بو
آرہی ہو، مسوڑوں میں پیپ پڑ گئی ہو، دانت ہلتے ہوں سب کے لئے مفید دوا ہے۔

(۱۱) منجن مجلی دنداں ۔ اس منجن کے استعمال کرنے سے دانت خوب
صاف رہتے ہیں، دانتوں پر میل نہیں جمتا، اور نہایت آسان اور سستا
نسخہ ہے، بکرے کی ٹانگ کی نلی لے کر آگ میں رکھ کر جلائیں، جب کوئلہ
ہو جائے، نکال لیں، زیادہ دیر تک نہ جلائیں جس سے سفید ہو جائے، صرف
اسی قدر جلائیں کہ سیاہ کوئلہ ہو جائے، پھر اس کو پیس کر وزن کریں، پھر
اس کا آٹھواں حصہ نمک لاہوری اور کالی مرچ پیس کر ملا لیں، منجن بنا کر
شیشی میں رکھیں، صبح شام دانتوں پر ملیں، یہ منجن مجلی و مصفی دندان ہے۔
اگر نمک کو شیر مدار میں تر و خشک کرکے کوزہ گلی میں بند کرکے آگ
میں جلا لیں، تو فوائد میں بالاتر ہو جائے گا، اور وجع اسنان کی خاص دوا
بن جائے گی، جن لوگوں کے دانت سرد پانی سے درد کریں، یا سرد ہوا مضر
ہو، ان کو یہ منجن نہایت نافع ہے،

(۱۲) منجن اکسیری ۔ یہ منجن جملہ امراض دندان کے لئے مفید ہے،
مثلاً دانت ہلنا، گوشت خورہ، ورم لثہ، قروح لثہ، پیپ، درد، بدبو
دہن، سیلان خون، اور دانت کھوکھرے ہونے کے لئے، کرم دندان
بوسیدگی، درد جڑ دندان وغیرہ امراض کے لئے بیحد مفید و نافع ہے،
پھٹکڑی، سپاری سوختہ، مازو، عقرقرحہ، کندر، فا[illegible]

مصطگی، زیرہ سیاہ و سفید، گل سرخ، کبابہ، الائچی خورد، طباشیر، تخم
سرس، مغز تخم املی، مجیٹھ، توتیا، تمباکو سوختہ، تمنمبھل، سمندران، کوڑین
دم الاخوین، موچرس، کتھ، گلنار، ہلیلہ زرد، آملہ، حنا، کشنیز، ہر ایک
تولہ تولہ سب کو پیس کر سنون بنا کر دانتوں پر ملا کریں، نہایت اکسیر ہے،

(۱۳) سنون السمک : یہ منجن کرم خوردہ دانتوں اور پائیوریا فرحہ
لثہ اور دانتوں کے درد کے لئے بیحد مفید و بیعدیل و مجرب ہے، اور
نہایت مختصر کم قیمت اور سہل الحصول ہے، اور فوائد میں بے نظیر ہے،
مچھلی کا کانٹا جلایا ہوا ایک تولہ کچلہ جلایا ہوا ایک تولہ توتیا سبز جلایا
ہوا چھ ماشے، سب کو علیحدہ علیحدہ پیس کر خوب کھرل کر کے محفوظ
رکھیں، اور بوقت ضرورت استعمال کریں،

(۱۴) پھٹکڑی اور نمک ملا کر پانی میں حل کر کے کلیاں کرنا بھی نفع مند ہے

(۱۵) پھٹکڑی بریاں اور سوہاگہ بریاں یا بورک ایسڈ ملا کر پانی میں حل
کرلیں، اور کلیاں کریں بہت فائدہ ہوگا،

(۱۶) اگر تولہ بھر سرکہ نمک ایک چھٹانک، روغن سرسوں ۲ تولہ میں حل کرلیں اور
انگلی سے دانتوں اور مسوڑوں پر ملا کریں تو دانت جملہ امراض سے
محفوظ رہیں گے،

(۱۷) ایرومیٹک البیڈ سلفیورک ڈائیلیوٹ : یہ ایک نہایت مفید
دوا ہے، جو تجربہ سے مفید ثابت ہو چکی ہے، اس دوا کو روئی کی پھریری
سے مسوڑوں پر اور دانتوں کے سوراخوں کے اندر لگانا چاہئے،
اگر مسوڑے زخمی ہو چکے ہوں، تو ڈنٹیل کریم مسوڑوں پر انگلی سے
ملیں، اور کچھ عرصہ بعد کلی کریں،

(١٨) کالی نوس ٹوتھ پیسٹ = یہ ایک شیریں مزیدار دانتوں کی
کریم ہے، یہ روزانہ استعمال کی جاتی ہے، یہ قاتل جراثیم بھی ہے، اور
مسوڑوں کو مضبوط بناتی ہے، اور دانتوں کو صاف اور چمکدار کر دیتی ہے،

(١٩) گزالیس۔ آر ٹوتھ پیسٹ = یہ مسوڑوں کے ورم اور دیگر
امراض دندان میں بہت فائدہ مند ہے، یہ اس قدر فائدہ مند
ہے، کہ اس کے استعمال سے سوجے ہوئے اور دردناک مسوڑے
صرف تین دن میں ٹھیک ہو گئے، اس کا استعمال عرصہ تک کرنا چاہیئے
انگلی سے مسوڑوں پر پالش کیا کریں یہ دونوں انگریزی دوا خانوں سے ملیں گی۔

(٢٠) فارہان ٹوتھ پیسٹ = یہ دوا امریکہ سے بن کر آتی ہے،
پائیوریا کا مرض اس کے استعمال سے جڑ سے اکھڑ جاتا ہے، یہ مسوڑوں
کے زخموں کو مندمل کرنے والی چیز ہے، ہلتے ہوئے دانتوں پر کچھ اثر نہیں ہوگا

(٢١) ای پوتھی لول ڈینٹل کریم = یہ امریکہ کی بنی ہوئی ہے پارک
ڈیوس کمپنی نے تیار کی ہے، یہ نہایت عمدہ قاتل جراثیم دوا ہے، اس
سے منہ اور دانت صاف ستھرے ہو جاتے ہیں،

(٢٢) اس کے علاوہ ایک اور طریقہ بھی رائج ہے، جو (Veccine-
Treatment) (ویکسن ٹریٹمنٹ) کہلاتا ہے، یعنے مریضوں کے
مسوڑوں سے پیپ لے کر اس کے جراثیم کی ویکسین تیار کی جاتی ہے، اور
پھر اس کے انجکشن لگائے جاتے ہیں، اس طریقہ علاج سے مریضوں کو
بیحد فائدہ پہنچتا ہے، اور اس زمانے میں تو اسی طریقہ علاج کو زیادہ ترقی
ہو رہی ہے، مگر یہ کام ہر ایک ڈاکٹر نہیں کر سکتا اس کے لیئے کسی قابل
معالج کی ضرورت ہوتی ہے، یہ بڑی ہوشیاری کا کام ہے،

مصطگی، زیرہ سیاہ و سفید، گل سرخ، کبابہ، الائچی خورد، طباشیر، تخم سرس، مکو، تخم املی، بہیڑہ، توتیا، تمباکو سوختہ، تمتمیہ پھل، سمندر جھاگ، کوڑین، دم الاخوین، توت پرس، کتھ، گلنار، ہلیلہ زرد، آملہ، حنا، کشنیز، ہر ایک ۱ تولہ سب کو پیس کر سنون بنا کر دانتوں پر ملا کریں، نہایت اکسیر ہے،

(۱۳) **سنون السمک** : یہ منجن کرم خوردہ دانتوں اور پائیوریا قروح لثہ اور دانتوں کے درد کے لئے بیحد مفید و بے عدیل و مجرب ہے، اور نہایت مختصر کم قیمت اور سہل الحصول ہے، اور فوائد میں بے نظیر ہے، مچھلی کا کانٹا جلا ہوا ایک تولہ پھٹکری جلایا ہوا ایک تولہ توتیا سبز جلایا ہوا چھ ماشے، سب کو علیحدہ علیحدہ پیس کر خوب کھرل کر کے محفوظ رکھیں، اور بوقت ضرورت استعمال کریں،

(۱۴) پھٹکڑی اور نمک ملا کر پانی میں حل کر کے کلیاں کرنا بھی نفع مند ہے

(۱۵) پھٹکڑی بریاں اور سوہاگہ بریاں یا بورک ایسڈ ملا کر پانی میں حل کر لیں، اور کلیاں کریں بہت فائدہ ہوگا.

(۱۶) اگر تولہ بھر سرکہ نمک ایک چھٹانک، روغن سرسوں ۲ تولہ میں حل کر لیں اور انگلی سے دانتوں اور مسوڑوں پر ملا کریں تو دانت جملہ امراض سے محفوظ رہیں گے،

(۱۷) **ایڈو میٹک البید سلفیورک ڈائیلیوٹ** : یہ ایک نہایت مفید دوا ہے، جو تجربہ سے مفید ثابت ہو چکی ہے، اس دوا کو روئی کی پھریری سے مسوڑوں پر اور دانتوں کے سوراخوں کے اندر لگانا چاہیے، اگر مسوڑے زخمی ہو چکے ہوں، تو ڈنٹیل کریم مسوڑوں پر انگلی سے ملیں، اور کچھ عرصہ بعد کلی کریں،

مازو سبز، توتیا، پھٹکڑی سفید، سپاری ہموزن پھٹکری بریاں کر کے ادویہ پیس کر ملا کر کوزہ گلی میں بند کر کے گل حکمت کریں، اور ۴ سیر اوپلوں میں جلائیں، پھر پیس کر دانتوں اور مسوڑوں پر ملیں،

ماسخورہ خواہ کسی قسم کا ہو۔ دانتوں کی جڑیں ننگی ہو گئی ہوں، منہ سے بو آرہی ہو، مسوڑوں میں پیپ پڑ گئی ہو، دانت ہلتے ہوں سب کے لئے مفید ہے۔

(۱۱) **منجن مجلی دنداں** = اس منجن کے استعمال کرنے سے دانت خوب صاف رہتے ہیں، دانتوں پر میل نہیں جمتا، اور نہایت آسان اور سستا نسخہ ہے، بکرے کی ٹانگ کی نلی لے کر آگ میں رکھ کر جلا لیں، جب کوئلہ ہو جائے، نکال لیں، زیادہ دیر تک نہ جلائیں جس سے سفید ہو جائے بلکہ اسی قدر جلائیں کہ سیاہ کوئلہ ہو جائے، پھر اس کو پیس کر وزن کریں، پھر اس کا آٹھواں حصہ نمک لاہوری اور کالی مرچ پیس کر ملا لیں، منجن بنا کر شیشی میں رکھیں، صبح شام دانتوں پر ملیں یہ منجن مجلی و مصفی دنداں ہے۔

اگر نمک کو شیر مدار میں تر و خشک کر کے کوزہ گلی میں بند کر کے آگ میں جلا لیں، تو فواید میں بالاتر ہو جائے گا، اور وجع اسنان کی خاص دوا بن جائے گی، جن لوگوں کے دانت سرد پانی سے درد کریں، یا سرد ہوا مضر ہو، ان کو یہ منجن نہایت نافع ہے،

(۱۲) **منجن اکسیری** = یہ منجن جملہ امراض دنداں کے لئے مفید ہے، مثلاً دانت ہلنا، گوشت خورہ، ورم لثہ، قروح لثہ، پیپ، درد، بدبو دہن، سیلان خون، اور دانت کھڑ کھڑے ہونے کے لئے، کرم دنداں سبدگی، درد جڑ دنداں وغیرہ امراض کے لئے بیحد مفید و نافع ہے،

پھٹکڑی، سپاری سوختہ، مازو، عقرقرحہ، کندر، فلفل سیاہ، ہیرا کسیس

(۲۳) جب مسوڑے متورم ہو جائیں۔ اور ان سے خون بہنے لگے، تو یہ دوا فائدہ مند ہوتی ہے، ٹنکچر ہا ۱ ڈرام ٹنکچر نبز ومن ۱ ڈرام ٹنکچر آیوڈین ۱ ڈرام ان سب کو ایک شیشی میں ڈال کر محفوظ رکھیں پہلے منہ کو کلیاں کر کے صاف کریں پھر روئی سے مسوڑوں کو تر کریں،

(۲۴) سنون ماسخورہ۔ پھٹکڑی بریاں اور نیلہ تھوتھہ بریاں نمک خوردنی ۴-۴ رتی گرم پانی میں ڈال کر کلیاں کریں، تاکہ دانت میل کچیل اور پیپ سے صاف ستھرے ہو جائیں، مسوڑے دھل جائیں اور دانت پاکیزہ ہو کر دوا کے اثر کو قبول کرنے کے قابل ہو جائیں، اس کے بعد یہ منجن دانتوں اور مسوڑوں پر آہستہ آہستہ ملیں، نسخہ یہ ہے،

مازو سبز، پھٹکڑی بریاں، کتھ سفید، چھلکا بادام سوختہ چھالیہ سوختہ، چھلکا اخروٹ سوختہ، نمک طعام سوختہ، ہر ایک دوا علیحدہ علیحدہ پیس کر باریک کریں، اور شیشی میں ڈال لیں، اور بوقت ضرورت کام میں لائیں بے نظیر چیز ہے،

(۲۵) نسخہ دافع قروح اللثہ۔ انجیر زرد ۳ تولے، برگ توت، برگ گوندی، برگ آڑو، برگ نیم، پھٹکرے، پھل املتاس، ہر ایک ۱ تولہ آدھ سیر پانی میں جوش دے کر کپڑے سے صاف کر کے قدرے نمک ملا کر کلیاں کریں، اسکے بعد ذیل کا نسخہ استعمال کریں، گیرو، توتیا سبز سوختہ، کمیلہ، سنگِ جراحت سوختہ، ہر ایک ۱ تولہ، توتیا ۳ ماشہ لیں، باقی اجزا ہموزن ایک ایک تولہ لے کر پیس کر منجن بنائیں، اور دانتوں پر ملیں، ماسخورہ کا اچھا علاج ہے، اور سہل الحصول ہے،

(۲۶) نسخہ دافع تعفن۔ جس وقت خروج اللثہ کے باعث منہ سے بدبو

نئے زخم گہرے ہوں، مریض سے دوسرے آدمی ہمکلام ہوتے ہوئے
ہاضمہ خراب ہو، غذا ہضم نہ ہوتی ہو، بھوک نہ لگے، تو یہ نسخہ بہت مفید ہے
عشق پوست خروٹ ۱ تولہ، کچلہ ۱ تولہ، طوطیا سبز ۱ تولہ، پھٹکڑی سفید ۱ تولہ، مازو سبز ۱ تولہ
برگ شبت ۱ تولہ، سب ادویہ کوٹ کر ایک کوزہ گلی میں ڈال کر منہ بند کر کے
پر مٹی کا لیپ کریں، پھر اسے خشک کر کے ۱۵-۱۶ سیر اوپلوں کی آگ دیں، جب
آگ ٹھنڈی ہو جائے، تو کوزہ نکال کر دوا کو اس سے باحتیاط نکال لیں
پھر اسے پیس کر شیشی میں ڈال لیں، صبح شام دانتوں پر آہستہ آہستہ ملیں
آدھ گھنٹہ تک پانی نہ پئیں، اس دوا کے استعمال سے ہلتے سڑے دانت درست
ہو جائیں گے اور نیا گوشت پیدا ہو کر ماسخورہ جاتا رہے گا، اس کے ساتھ کھانے
کا نسخہ استعمال کریں، جو درج ذیل ہے، جوارش جالینوس، معجون فلاسفہ، دو دو
ماشے عرق بادیان ۵ تولہ کے ساتھ صبح شام ضرور کھائیں،

(۲۷) اکسیر قروح اللثہ (پائیوریا) :- یہ دوا کیا ہے، ایک عجیب چیز ہے
اور اکسیر الاثر ہے، یہ نسخہ ایک دوست کا مجرب ہے، جو کئی سال سے اسے
استعمال کر رہا ہے، لوگ اس سے صحت یاب ہوتے ہیں، اور دعائیں دیتے
چلے جاتے ہیں، ڈاکٹر لوگ حیران ہیں، کہ یہ کیا عجیب دوا ہے، جو یہ ہے، اکا
بریاں سوختہ اور توتیا بریاں، پھٹکڑی بریاں، سپاری سوختہ، ہر ایک کو علیحدہ
علیحدہ پیس کر ملائیں، اور خوب کھرل کریں، دوسرا طریقہ تیاری یہ ہے، کہ
سب دوائیں کوزہ میں گلحکمت کر کے ایک گڑھا میں دس سیر اوپلوں کی
آگ دیں، پھر دوا نکال کر پیس لیں، بوقت ضرورت ۱ ماشہ دوا دانتوں
اور مسوڑوں پر آہستہ آہستہ ملیں، اس سے دانت صاف ہو جائیں گے
ماسخورہ جاتا رہے گا، دانتوں کا ہلنا بند ہو جائے گا، انشاء اللہ تعالیٰ،

(۲۸) **سنون تحفتہ الاسنان** : شب یمانی [illegible]
فلفل سیاہ ۶ ماشے ، نیلہ تھوتھہ ۳ ماشے ، مغز تخم کرنجوہ [illegible]
بہریل ۶ ماشے ، طباشیر ۶ ماشے ، مصطگی رومی ۶ ماشے ، الائچی [illegible]
سفید ۶ ماشے گل سرخ ۶ ماشے سب کو پیس کر غبار کریں اور صبح [illegible]
دانتوں پر مل لیا کریں ، یہ نسخہ بہت مجرب زود اثر ہے جو دافع درد دا[نت]
ورم لثہ ، ناصور لثہ ، ہے ،

(۲۹) **سنون دافع تحرک اسنان** : یہ دوا ہلتے ہوئے دانتوں کو
مضبوط کرنے والی ہے ، دانتوں کی جڑوں کو سخت کرتی ہے ، مسوڑوں کے
زخم اور خون بہنے کو مفید ہے ، پیپ کو بند کرتی ہے ، اور بالکل بے ضرر ہے ،
سنگجراحت ، مازو ، گلنار ، شب یمان ، کتھ سفید ، طباشیر ، ہیرا کسیس ، ماگر
موتھہ ، عقرقرحہ ، ریوند چینی سوختہ ، کھریا مٹی ، کوئلہ کیکر ، سب ادویہ مساوی
الوزن لیں ، اور ان کو کھرل میں غبار کریں ، دوا تیار ہے ، صبح و شام دو دیہر
کو دانتوں پر ملیں ،

(۳۰) **تفریح اللثہ (پایوریا)** : ست اجوائن ۶ رتی ، پانی گرم ۲۰ اونس
کافور ایک ٹیکیہ ، اول کافور اور ست اجوائن کو کھرل میں ڈال کر خوب حل کریں ،
پھر آہستہ آہستہ پانی ملائیں ، یہ ایک سیال بن جائے گا ، ترکیب استعمال حسب
ذیل ہے ، ایک حصہ دوا چار گنا پانی گرم میں ملالیں ، یعنی اگر دوا بقدر
ایک تولہ ہو ، تو پانی گرم چار تولے ضرور چاہیئے ، اسی مقدار سے جس قدر
چاہیں دوا بڑھا لیں ، اس دوا سے صبح و شام کلیاں کریں ، چند روز کے
استعمال سے کافی حد تک فائدہ ہو جائے گا ،

(۳۱) **نسخہ دافع تعفن و مصلب اسنان** : یہ نسخہ دانتوں کو مضبوط

کرتا ہے، اور تعفن کو زائل کرتا ہے، سہاگہ بریاں اڈرام، شب یمانی بریاں اڈرام، فلفل سیاہ ۱ ماشہ، چاک ۹ ماشہ، سب کو پیس کر حسب دستور دانتوں پر ملیں، اس کے استعمال سے دانت صاف اور مضبوط ہو جاتے ہیں، خون اور پیپ بند ہو جاتی ہے، نسخہ مختصر ہے مگر عجیب ہے،

(۳۲) **سنون مقوی ودافع قروح لثہ** = چھال بادام سوختہ ۲ تولہ، مازو نیم سوختہ، سپاری سوختہ، پھٹکڑی سرکہ میں بریاں کردہ، فلفل سیاہ، چھلکا الائچی خورد، زیرہ سفید نیم بریاں، نمک لاہوری، ہر ایک ۱ تولہ، سب کو الگ الگ پیس کر شیشی میں ڈال لیں، بوقت ضرورت دانتوں پر صبح وشام ملیں، یہ نسخہ دافع تعفن و پائی اوریا ہے، اور عجیب الفوائد ہے،

(۳۳) **سنون اکسیر الشفاء** = آکلہ ناصور (پائی اوریا) کے لئے بیحد مفید ہے مسوڑوں کا خون بند کرتا ہے، گلے ہوئے گوشت کو صاف کرنے میں واحد چیز ہے، گل سرخ، مرمکی، نوشادر، جڑ سوسن، ہڑتال سرخ، عنفر قرحہ ہر ایک مساوی الوزن لے کر الگ الگ پیس کر ملا لیں، جب مسوڑے گل چکے ہوں، کوئی دوا مفید نہ پڑتی ہو، تو اس وقت یہ منجن نہایت مفید ثابت ہوتا ہے،

(۳۴) **سنون خالص** = بیخ سوسن، عنفر قرحہ، ۳-۳ ماشہ پھٹکڑی بریاں، گلنار، مازو، سماق، ہر ایک ۲ ماشہ سب کو پیس کر منجن بنائیں، اور بوقت ضرورت حسب دستور ملیں، آکلہ، ناصور، گوشت خورہ اور پیپ وخون کو بند کرتا ہے، زخموں کو مندمل کرتا ہے،

(۳۵) **فلافیون** = چونہ قلعی آب نارسیدہ ۱ تولہ، ہڑتال سرخ (منسل) ہڑتال زرد، سفیدہ کاشغری، اقاقیا، ہر ایک چھ چھ ماشے، سب کو پیس

کر سرکہ انگوری میں حل کر کے خشک کریں جب اچھی طرح خشک ہو جائے، تو پیس کر شیشی میں ڈال لیں، پھر مسوڑوں اور دانتوں پر ملیں جب مسوڑوں سے پیپ جاری ہو، زخم گہرے ہوں اور بدبو آتی ہو، منہ میں چھالے پڑ گئے ہوں، تالو اور دہن پک گیا ہو، اس وقت اس کو استعمال کریں، مگر احتیاط ضرور رہے کہ زخم چھیل کر گہرے نہ ہو جائیں اور دوا کی حدت مخالف اثر نہ کرے، کیونکہ یہ دوا تیز ہے جراثیم کو مارتی ہے

(۳۶) **خوشبودار منجن** ۔ یہ منجن کیا ہے ایک جادو کی پڑیہ ہے، اس کا استعمال ہر حالت میں بھی تحریک اسنان اور کرم اسنان کے لیے نفع مند ہے، نسخہ نہایت سادہ اور ہر جگہ دستیاب ہو جانے والا ہے، سنگ جراحت ۵ تولہ، کافور ۲ تولہ، قرنفل ۵ عدد، الائچی خورد ۵ عدد اول سنگ جراحت کو پیس کر غبار کریں، پھر کافور پیس کر ملائیں، اس کے بعد قرنفل اور الائچی پیس کر ملائیں اور خوب کھرل کریں، اب دوا تیار ہے، شیشی میں ڈال لیں، ہلتے ہوئے دانتوں پر ملیں، صبح دوپہر اور رات کو تین بار ملنا کافی ہے، اس کے ملنے سے ہلتے ہوئے دانت اپنی جگہ پر جم جائیں گے، اور آئندہ دانتوں کا ہلنا بند ہو جائے گا۔

(۳۷) **منجن اکسیری** ۔ یہ منجن جملہ امراض اسنان کو مفید ہے، اور ہر گونہ ہر حالت میں نفع بخش ہے، مثلاً دانت ہلنا، گوشت خورہ، ورم لثہ قروح لثہ، پیپ، درد، بدبو دہن، سیلان خون، دانت زردی مائل میل جم جانے سے خراب ہوں، کرم دندان۔ بوسیدگی دندان، مسوڑوں کے درد وغیرہ جملہ شکایات اسنان کی واحد دوا ہے، سپاری سوختہ، پھٹکڑی بریاں، مازو، عقرقرحا، کندر، فلفل سیاہ، ہیرا کسیس، مصطگی،

زیرہ سیاہ، زیرہ سفید، گل سرخ، گل انار، کباب، الائچی خورد، طباشیر، تخم سرس، مغز تخم املی، مجیٹھ، توتیا سبز، تمباکو سوختہ، سمندر پھل، مصطفٰے، اکرنین، دم الاخوین، موچرس، کتھ سفید، ہلیلہ زرد، آملہ، حنا، کشنیز ہر ایک دو دو الگ الگ پیس کر سنون بنائیں، حسب ضرورت تھوڑا سا لے کر دانتوں پر ملیں دن میں دو تین بار ملنا کافی ہے، امراض مذکورہ کے لئے بے حد مفید اور زود اثر منجن ہے۔

(۳۸) **سنون تحریک اسنان** ۔ ہلتے ہوئے دانتوں کو مضبوط کرتا ہے، مسوڑوں کو سخت کر کے دانتوں کو جما دیتا ہے، زخم اور جریان خون کو روکتا ہے اس سے پیپ اور درد بند ہو جاتا ہے، نسخہ یہ ہے، سنگجراحت، گلنار، مازو سبز یمانی بریاں، کتھ سفید، طباشیر، ہیرا کسیس، مصطگی، عقرقرحا، ریوند چینی سوختہ، کھڑیا مٹی، کوئلہ کیکر، مساوی الوزن لے کر پیس کر دانتوں پر ملیں بے حد مفید اور زود اثر دوا ہے،

تاکل و نقب اسنان

یعنی دانتوں کو کیڑا لگنا اور بوسیدگی ۔ اس مرض میں دانت خوردہ ہو جاتے ہیں، یا تو ان میں سوراخ ہو جاتا ہے، یا چاروں طرف سے کھائے جاتے ہیں، اور بکھرتے رہتے ہیں۔ بعض اوقات دانت اس قدر کھائے جاتے ہیں، کہ بن دندان یعنی دانتوں کی کوئی جڑ یا نوک باقی رہ جاتی ہے اور وہ بھی مسوڑوں کے اندر چھپ جاتی ہے، اوپر سے بہت کم نظر آتی ہے، اور انگلی کے ساتھ ٹٹولنے سے بھی بمشکل انگلی کو محسوس ہوتی ہے، یہ مرض بچوں اور جوانوں کو اکثر ہو جاتا ہے، اور یہ مرض بہت نقصان دہ ہے،

اسباب مرض ۔ جن لوگوں کی جسمانی صحت اچھی ہوتی ہے، ان کے

باعث دانت ہل جائیں، تو پایوریا کے رفع ہو جانے سے دانت خود بخود
مضبوط ہو جائیں گے، اس کا علاج کریں، نسخہ جوشاندہ یہ ہے،
پوست کیکر سرخ رنگ نرم نرم ۸ تولہ آدھ سیر پانی میں جوش دے کر ۱ ماشہ
پھٹکری ملا کر نیم گرم کلیاں کریں، اس کے بعد یہ منجن ملیں، شب یمانی بریاں
۱ تولہ، ابہل ۹ ماشہ، سنگجراحت سوختہ ۲ تولہ، آرد پوست کیکر ۴ تولہ، سب
کو حسب دستور کوٹ پیس کر چھان کر شیشی میں ڈال لیں، بوقت ضرورت
۱ ماشہ لے کر آہستہ آہستہ دانتوں کی جڑ میں ملیں، اس سے دانتوں کی جڑیں
بفضلہ تعالیٰ مضبوط ہو جائیں گی، دانت ہلنے بند ہو جائیں گے، اور
اپنی جگہ پر نہایت مضبوطی سے جم جائیں گے، یہ دوا بے حد مفید اور
سہل الحصول ہے۔ کئی نسخے پہلے ذکر ہو چکے ہیں مثلاً سنون تحریک اسنان وغیرہ لہ

تمباکو اور مرض تاکل و تحریک

عموماً دیکھا گیا ہے کہ تمباکو او سگرٹ پینے والے لوگوں کے دانت خراب
ہو جاتے ہیں، تمباکو کا مضر اثر اگرچہ دانتوں پر براہ راست نہیں پڑتا۔ مگر
اس کے مضرات معدہ کی تیزابی کھاری رطوبت سے لعاب بن کر دانتوں
پر اور اعصاب و قلب پر ضرور اثر انداز ہوتے ہیں، یہ رطوبت معدہ سے
بواسطہ غذا دانتوں اور تمام بدن پر اپنا زہریلا اور نقصان دہ اثر ڈالتی
ہے، اور دانتوں کو کافی ضرر پہنچا جاتی ہے،
سینٹ پیٹرز برگ کے ایک طبی رسالہ میں ایک ڈاکٹر پروفیسر سلک
ابیسوودکی نے شائع کیا تھا کہ تمباکو دانتوں کے خوبصورت روغن (سیمنٹم)
کو چھیل کر خراب کر دیتا ہے اس کے برے اثر سے اول مسوڑے متورم
ہو جاتے ہیں، پھر بتدریج تاکل اسنان تک مرض پہنچ جاتا ہے اور مسوڑے

لہ سنون سقوی خوشبودار، منجن سنون مصلب اسنان وغیرہ

ایسے امراض سے ہمیشہ کے لئے محفوظ رہیں گے،

تحرک اسنان (دانت کا ہلنا)

اس مرض میں دانت ہلنے لگتے ہیں، اور کمزور ہو جاتے ہیں، کھانا مشکل
یا جاتا ہے، دانت ہلنے سے درد محسوس ہوتا ہے،
اسباب مرض۔ اس مرض کے اسباب مختلف ہوتے ہیں، کبھی تو کسی
صدمہ، ضربہ سقطہ جیسے چوٹ لگنے سے دانت ہل جاتے ہیں، کبھی پائیوریا
خرابی سے مسوڑے دانتوں کی جڑ سے ہٹ جاتے ہیں، اس وجہ سے
دانت ہلنے لگتے ہیں، اور کبھی نزلہ، بلغم دانتوں کی جڑوں میں پیدا ہو جاتا
ہے، اور آہستہ آہستہ ان کو کمزور کر دیتا ہے، اور کبھی طوالت امراض
ہمیشہ اس کا سبب بن جاتے ہیں جیسے آتشک، سوزاک، سل، دق، وغیرہ
کبھی طوالت عمر اس کا سبب ہوا کرتی ہے جیسا کہ بوڑھوں کے دانت
تے ہیں، اور کبھی کسی مخصوص دوا سے بیخ دندان کمزور پڑ جاتی ہے جیسے بیخ
کی مسواک کرنے سے چند روز میں ہی دانت ہل جاتے ہیں اسی واسطے
مسواک بیخ مدار کو متواتر استعمال کرنا منع ہے،

علاج۔ اول دانتوں کو جوشاندہ ذیل سے کلیاں کرا کر صاف کریں پھر مناسب
ئیں جو ذیل میں ہم بیان کرتے ہیں، ان میں سے حسب حالات و حسب
ضرورت تیار کر کے منجن بنا کر دانتوں پر روزانہ ملا کریں انشاء اللہ
دانت مضبوط ہو جائیں گے اور اپنی جگہ پر مستحکم ہو جائینگے جب چوٹ لگنے
سے دانت ہلتے ہوں۔ تو اس وقت یہ علاج بہت مفید پڑتا ہے، اگر نزلہ
پائیوریا کے باعث دانت ہلتے ہوں، تو ان کا مناسب علاج کریں، نزلہ
کی صورت ہو تو اول نزلہ کا علاج کریں اور بلغم خارج کریں اگر پائیوریا کے

دانت بھی اچھے ہوتے ہیں، ان لوگوں کے دانتوں میں یہ مرض بہت کم پیدا ہوتا
ہے، کیونکہ دانتوں کی صحت اور درستی بدن کی صحت اور صفائی پر موقوف ہے،
اس مرض میں اکثر وہ لوگ مبتلا ہوتے ہیں، جن لوگوں کے مزاج میں سل اور
دق کا مادہ کم و بیش موجود ہوتا ہے، اس مرض کا باعث ایک جرثومہ بعض کرم (کیڑا)
جو دانتوں کو کھا جاتا ہے، اور کہا جاتا ہے، کہ اکال مادہ دانتوں کو بوسیدہ اور خوردہ
کر دیتا ہے کیونکہ جب دانتوں کو میل کچیل اور غلاظت سے صاف نہ رکھا جائے، تو
یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے، بعض اوقات تیز، حاد، اکال ادویات بھی دانتوں کو
بوسیدہ کر دیتی ہیں، اور دانت پھوٹ پھوٹ کر ٹوٹتے رہتے ہیں، مثلاً، پارہ،
کپور، ہڑتال، چونہ، لعاب نقرہ دانتوں کو کھا جاتے ہیں، ان ادویہ کی تیزی
سے دانتوں کا پالش اتر جاتا ہے اور دانت بوسیدہ ہو جاتے ہیں، اور مردہ
و خوردہ ہو کر جھڑنا شروع ہو جاتے ہیں، کثرت استعمال شیرینی گڑ چار تمباکو
سگرٹ بھی دانتوں کو نقصان پہنچاتے ہیں، یہ بھی اس مرض کا سبب بن
جایا کرتے ہیں، اصل بات یہ ہے کہ دانتوں کی حفاظت کا طریقہ بچپن ہی سے
بچوں کو سکھانا چاہیئے، تاکہ ابتدا کی بے احتیاطی اور بدپرہیزی آئندہ جا کر
دانتوں کو نقصان نہ پہنچا سکے، بچوں کو تو اس بات کی خبر نہیں ہوتی یہ والدین
اور تربیت کنندگان کا فرض ہے، کہ وہ اس کا خیال رکھا کریں، اور بچے
تمباکو چار گڑ پان چونہ وغیرہ کثرت سے کھانے کے عادی نہ ہو جائیں کیونکہ
اس سے دانت مارے جاتے ہیں، والدین کو چاہیئے کہ بچوں کو دانت صاف کرنے
کی عادت ڈالیں اور انہیں انگلی یا مسواک سے دانت صاف کرنا سکھائیں
تاکہ وہ آئندہ پیدا ہونے والی خرابیوں سے بچے رہیں، صبح شام پوٹاس
پرمیگنیٹ ایک چاول گرم پانی میں ڈال کر اس سے کلیاں کراتے رہیں وہ آئندہ

زخمی ہو جاتے ہیں، آخر ان میں قرحہ اور پیپ پیدا ہو جاتی ہے، بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ تمباکو سے جراثیم مرجاتے ہیں مگر یہ غلط ہے۔ اس کی نوبت اور ہے، بلکہ برعکس اس کے تمباکو کے اثر سے معدہ خراب ہو جاتا ہے، لہٰذا تمباکو نوشی سے ضرور بچنا چاہیے،

پروفیسر مذکور نے لکھا ہے کہ سینٹ پیٹرز برگ میں ۲۶ سال کی عمر کا شاید ہی کوئی آدمی دیکھو گے، جس کے دانت صحیح و سالم ہوں اور کیڑا لگنے سے بچ گئے ہوں، وہاں کے لوگوں کے دانتوں میں آٹھ، دس سال کی عمر میں ہی کیڑا لگ جاتا ہے، ان کی عقل داڑھ بالکل کھائی جاتی ہے، اور باقی داڑھیں بھی خراب اور بوسیدہ ہو جاتی ہیں، دانت کام کرنے، غذا چبانے سے رہ جاتے ہیں، یہ سب تمباکو کے بد اثرات کے نتائج ہیں، عوام غفلت میں ہیں اور اس سے بچنے کی کوشش نہیں کرتے، بچے، بوڑھے بچے والدین کے سامنے تمباکو پیتے ہیں اور والدین برا محسوس نہیں کرتے، اور نہ ان کو روکتے ہیں، ؎

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

ہمارے ہاں بھی دیہات میں تمباکو کا عام رواج ہے اور گاؤں میں تو ہر مہمان کی تواضع ہی حقہ سے کی جاتی ہے، اگر کسی مہمان کی حقہ سے خاطر و تواضع نہ کی جائے، تو ساری مہمان نوازی اکارت اور ضائع ہو جاتی ہے، افسوس ذہنیت ہی بگڑ گئی ہے، اور قوم زہر کو شیریں پھل، اور مرض کو صحت، دشمن کو دوست سمجھ رہی ہے، اور شعور مفقود ہے، تمیز کا فقدان ہے اور دن بدن صحت کا نقصان ہو رہا ہے، لاکھوں ہزاروں نہیں، کروڑوں روپے برباد ہو رہے ہیں، اور مرض قیمتاً خریدا جا رہا ہے۔

دانتوں کا سوراخ بھرنا

دانتوں کا سوراخ بھرنا بڑا اہم اور غور و فکر کا کام ہے، اطباء قدیم نے بھی
اس کے لئے عجیب و غریب مصالحے تیار کئے تھے، جو اپنے وقت میں کارآمد
تھے، اب جدید طریق پر اس کے لئے آلات اور مشینیں نکل آئی ہیں، مگر
ان میں بہت کم کامیابی ہو رہی ہے، بسا اوقات خرچ کثیر اور محنت
شاقہ اور کوفت بیحد برداشت کرنے پر بھی کامیابی کی بجائے مزید خطرات
اور عوارض ہی در پیش آتے ہیں، بعض اوقات سوراخ بند کرنے سے مواد
بند ہو جاتے ہیں، جراثیم مرض اندر دب جاتے ہیں اور وہیں پرورش پاکر
مزید تکلیفات کا موجب بن جاتے ہیں، اور پھوڑے یا پیپ کی صورت
میں نمودار ہو کر درد اور بے چینی پیدا کر دیتے ہیں، مریض کو آرام کرنا اور
رات کو سونا حرام ہو جاتا ہے اور دانت والے ڈاکٹروں کے آستانہ پر پھرتا
رہتا ہے، مگر کہیں سے چین نصیب نہیں ہوتا، بالآخر دانت جیسی نعمت
ہاتھ سے کھو دیتا ہے، اور ہمیشہ کے لئے اس نعمت عظمیٰ سے محروم ہو
جاتا ہے، میں نے خود لاہور ڈانٹل ہسپتال میں مریضوں کو خراب اور پامال
ہوتے دیکھا ہے، بازاروں میں بے شمار ڈاکٹر اوزار و آلات سے مسلح ہو کر
بیٹھے ہوتے ہیں، مگر ڈھاک کے وہی تین پات کی مثال صادق آتی ہے
دانتوں کا سوراخ بھرنا آسان کام نہیں، اس کے لئے ذاتی علم، قابلیت تجربہ
اور محنت و ہمدردی کی ضرورت ہے، جو مفقود ہے، اندھا دھند دانت
میں مصالحہ بھر دینا کافی نہیں ہے، اول دانت کو غور و فکر کرنے کے بعد
صاف اور مواد سے پاک کرنے کی ضرورت ہے، اور تنقیہ بدن بھی
لازمی ہے، جس کو یہ لوگ نہیں سمجھتے، پھر اطمینان کے بعد مصالحہ

چاہیئے، جو یقیناً مفید اور دیر تک صحت بخش ثابت ہوگا،

یہ صحیح ہے کہ اگر دانت میں مناسب طور پر قابل ڈاکٹر مصالحہ بھردے تو امکان ہے کہ ساری عمر تک وہ مکتفی ہوجائے، اور عرصہ دراز تک اس سے دانت درست رہ سکیں یہ اچھے مصالحہ اور معالج کی قابلیت پر موقوف ہے،

دانت بھرنے کا طریق یہ ہے کہ اوّل دانت کو خوب صاف کیا جائے، اور اس کا سوراخ بھی اندر سے اچھی طرح صاف کر لیا جائے، بدن کا تنقیہ کر لیا جائے، تو اور بہتر ہے تاکہ مواد ردیہ بُن دندان پر گر کر انہی پھر خراب نہ کر دیں، پھر اچھے مصالحہ سے دانت کا سوراخ بند کریں، اور دانت کی گہرائی تک مصالحہ بھریں، تاکہ سوراخ کے زیریں حصہ میں خلا نہ رہے، مگر یہ کام بڑی احتیاط اور ہوشیاری کا ہے، سب سے اچھا مصالحہ دانت کے سوراخ کو پُر کرنے کے لئے سونے کا ہے، کیونکہ یہ کسی وقت بھی بگڑتا نہیں ہے، اور نہ اُسے کوئی شے اندر سے خراب کر سکتی ہے، مصالحہ بھرنے کے وقت معالج کو اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ دانت کی دیواریں پتلی اور کمزور ہو کر ٹوٹ نہ جائیں، کیونکہ سونا بھرنے کے وقت دانت کو دبانے اور آہستہ آہستہ ٹھونکنے کی ضرورت ہوتی ہے اگر دانت کی دیواریں کمزور ہونگی، تو دانت ذرا سی ٹھوکر سے بھی ٹوٹ جائے گا، پھر اس میں سونا بھرنا مشکل ہوگا، بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ اس عمل کے بعد مسوڑے متورم ہوجاتے ہیں، اور تکلیف بڑھ جاتی ہے، اس کا واحد سبب وہی ہے جو مذکور ہوا، سونے کے علاوہ چاندی سے بھی دانت بھرتے ہیں اور یہ بھی دوسرے نمبر پر اچھی چیز ہے، اس کے علاوہ دیگر مصالحہ جات

جب دانت نکلنے لگیں، تو دانتوں کو اندر کی طرف سیدھا دبانا چاہیئے، اور اس کام کو جاری رکھنا چاہیئے، یا ہونٹ اور زبان سے دباتے رہیں، تاکہ دانت سیدھے ہو کر نکلیں،

تجربہ سے یہ بھی ثابت ہو چکا ہے، کہ والدین کی دیوانگی اور جنون کا اثر اولاد پر نہیں پڑتا، مگر دانتوں کا اثر اولاد پر ضرور پڑتا ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ جیسے والدین کے دانت ہونگے اولاد کے بھی ویسے ہی ہونگے، والدین کے دانت اگر اچھے ہونگے، تو اولاد کے دانت بھی اچھے ہی ہونگے، اگر والدین کے دانت خراب ہونگے، اور کسی بُرے مرض میں مبتلا ہوں گے، تو اولاد ضرور اس سے متاثر ہوگی، والدین کی صحت کا صحیح ہونا گو ہر حال میں ضروری ہے مگر تحفظ اسنان کے لئے تو از حد ضروری ہے،

قلع الاسنان (ڈینٹل ایکسٹریکشن)

یعنے دانت نکالنے کا طریقہ = بعض اوقات، دانت علاج کرانے کے قابل نہیں رہتے، اس وقت بغیر دانت نکلوانے کے اور کوئی صورت مفید اور کار گر نظر نہیں آتی، اگرچہ یہ ایک بہت بڑا نقصان ہے، جو عمر بھر پورا نہیں ہو سکتا، مگر بصورت مجبوری دانت اکھاڑنے پڑتے ہیں، اس کے لئے ایک نکتہ یاد رکھیں، جب تک دانت ہلتے نہ ہوں، نکلوانے کی کوشش نہ کریں، مضبوط دانت کا اکھاڑنا بہت بُرا ہے، اور خطرات سے خالی نہیں،

ہاں جو دانت کرم خوردہ اور بوسیدہ ہو جائیں یا وہ دانت جو ہلتے رہتے ہوں، اور ہمیشہ درد کرتے رہتے ہوں اور کسی صورت بھی آرام نظر نہ آئے تو اُن کو نکلوا دینا چاہیئے،

دانتوں کی صورت چونکہ مختلف ہوتی ہے اسواسطے ایک ہی قسم کے

اور اکثر ہلتے بھی رہتے ہیں، ان کی جڑ بہت کمزور ہو کر رہتی ہے، اور ان کی جڑوں میں سوراخ ہوتے ہیں، اسے کھوڑ کہتے ہیں، ان میں غذا پھنس جاتی ہے، جس سے گندگی اور عفونت پیدا ہو جاتی ہے، اور یہ دانتوں کو خراب کر دیتی ہے کما حقہٗ اسے سلائی یا صاف تنکے سے صاف کرنا چاہیئے، اور پھر کوئی دانتوں کو مضبوط و مستحکم رکھنے والا منجن ملنا چاہیئے، جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے،

یہ بات یاد رکھنی چاہیئے، کہ بچپن سے سولہ سال تک کی عمر تک دانتوں کی کجی کا علاج ہو سکتا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ ماہرین اسنان نے ثابت کیا ہے، کہ سولہ سال تک دانتوں میں نرمی اور لچک پائی جاتی ہے اس عمر میں دانت کو جس طرف موڑنا چاہیں موڑ سکتے ہیں، اس کے بعد دانتوں میں سختی آجاتی ہے، پھر اِدھر اُدھر مڑ نہیں سکتے، ہاں سولہ سال سے تجاوز کر جانے کے بعد قابل معالج حکمت عملی اور مناسب تدابیر سے دانتوں کو موڑ سکتا ہے، اور انکو سیدھا درست کیا جا سکتا ہے،

اسباب: اس کے اسباب بغور و تفحص سے مندرجہ ذیل معلوم ہوئے ہیں، (۱) جبڑے کی پرورش پورے طور پر واقع نہیں ہوتی (۲) کسی صدمہ یا چوٹ سے دانت بچپن میں ہی ٹیڑھے ہو جاتے ہیں (۳) بعض اوقات ایک دانت کے ساتھ دوسرا دانت نکل آتا ہے اور وہ اس پر چڑھ جاتا ہے، دانت دوہرا ہو جاتا ہے جو چہرے کو بدنما بنا دیتا ہے، اور برا لگتا ہے (۴) بعض اوقات کسی ضرورت کے باعث دانت اکھاڑنے کی ضرورت آپڑتی ہے، دانت اکھاڑتے وقت جبڑے پر زیادہ زور پڑتا ہے، اس دباؤ اور کھینچ کے باعث جبڑا ٹیڑھا ہو جاتا ہے، اور آئندہ دانت بھی ٹیڑھے اور کج نما نکلتے ہیں،

بھی اس کام کے لئے مستعمل اور رائج ہیں، ایل گم، پلے ٹینا، سیمنٹ ایس
کلورائنٹ آف زنک، گٹا پرچہ کا مرکب، فلپسر، کوبک الاٹم، یہ چیزیں،
ایل ان، فلچر وغیرہ تیار کرتے ہیں، نیز ایسا نہیں ہونا چاہئیے، کہ دانت
بھروالئے اور بے فکر ہو گئے، بلکہ ان کو بڑی احتیاط سے صاف رکھنے
اور حفاظت کرنے کی ضرورت ہے، ہر وہ چیز جو دانتوں کو مضر ہے، اس
سے پرہیز کرنا لازمی ہے، ورنہ صحت جلدی خراب ہو جائے گی، اور بھرا
ہوا مصالحہ دھرا رہ جائے گا۔

(نوٹ) جب دانتوں کو کیڑا لگ کر دانت اندر سے خراب ہو
جاتے ہیں، تو اس کی نمایاں علامات یہ ہوتی ہیں کہ دانت ہمیشہ درد میں
مبتلا رہتے ہیں، دن رات بے چینی اور بے آرامی سے گزرتی ہے کھانے
کے اجزا دانتوں کے سوراخ میں پھنس کر گندگی پیدا کر دیتے ہیں، جیسا
کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے یہ سب علامات ظہور میں آجاتی ہیں، ایسے حالات
میں جبکہ دانتوں میں درد عود کر آئے، سابقہ مصالحہ نکلوا کر دوبارہ
صاف کرانا اور پھر مصالحہ بھروانا چاہیئے، یا پھر دانت نکلوا دینے چاہئیں

دانت ٹیڑھے اور ناہموار کیوں نکلتے ہیں ——

بعض اوقات دانت جب بچپن میں نکلتے ہیں، تو بدصورت اور باہر
کو ابھرے ہوئے ہوتے ہیں، اور آگے کو باہر کی طرف زیادہ مائل ہوتے
ہیں، اور اونچے نیچے اور خمیدہ سے ہوتے ہیں، یہ نہ صرف خود ہی بد
صورت اور برے معلوم ہوتے ہیں بلکہ چہرے کی زیبائش کو بھی بگاڑ
دیتے ہیں، یہ دانتوں میں ایک نقص اور عیب ہے، اور یہ دانت بہت
جلد کمزور اور بوسیدہ ہو کر گر جاتے ہیں، پائدار اور مضبوط نہیں ہوتے

آلہ سے ہر دانت نہیں نکالنا چاہیئے، جو شکل دانت کی ہو۔ اُسی قسم کا آلہ
استعمال کرنا چاہیئے، ہر دانت کے لئے علیحدہ علیحدہ جمبور ہوتا ہے، دانت
اکھاڑنے کے لئے مناسب آلات استعمال کرنے چاہئیں، تاکہ اخراج میں کوئی
دقت پیش نہ آئے دانت کو ٹھیک طور پر پکڑنے کے لئے اس کے موافق و مطابق
جمبور لے کر نہایت احتیاط سے دانت کو قابو میں کریں، کہ دانت جمبور سے نکل
نہ جائے یا اوپر سے ٹوٹ نہ جائے، مثلاً اوپر کی داڑھوں اور ثنایا کے لئے ایک
خاص قسم کا سیدھا زنبور ہوتا ہے، جو استعمال کیا جاتا ہے،
دانت اکھاڑنے کے لئے ضروری ہے کہ اول دانتوں کی جڑ سے گوشت
علیحدہ کر لیا جائے، اور دانت کی جڑ ننگی کر لی جائے، گوشت دانتوں سے علیحدہ
کرنے سے پہلے کوئی مخدر دوا مسوڑوں پر لگا کر بیخ دندان کو بے حس کر
لینا چاہیئے، تاکہ مریض زیادہ تکلیف نہ اُٹھائے جب ضروری احتیاط اور
تدابیر مکمل ہو چکیں تو زنبور کو دانت کی تمام باڑی بلکہ جڑ پر رکھ کر مضبوط کر لیں،
پھر تھوڑی سی روز دیکر دانت کو نکالنے کے لئے باہر کو ایکدم کھینچنا چاہیئے، تاکہ دانت
جڑ سمیت باہر نکل آئے، زنبور ڈال کر جھٹکا دینا اچھا نہیں ہے، اگر دانت کمزور
یا بوسیدہ ہوگا، تو ٹوٹ جائے گا، یا اوپر کے جبڑے کو کھینچ لگ جائے گی، تو اس
سے آنکھ کو نقصان پہنچے گا، زیریں قواطع اور انیاب یعنے کچلیاں اور داڑھیں بھی
اسی زنبور سے نکالی جا سکتی ہیں، اس زنبور کی ساخت قدرے خمیدہ ہوتی
ہے، اس کے علاوہ زیریں ثنایا کے لئے ایک خاص زنبور ہے جو مستعمل ہوتا ہے
ماہرین اور معالج ان سب باتوں سے پورے پورے واقف ہوتے ہیں اور
وہ اور مناسب مقام و حالات دہتر جانتے ہیں، ان کی رائے پر چھوڑ دینا چاہیئے
نیچے کی داڑھوں کے لئے جن کی جڑیں دو شاخہ ہوتی ہیں، ان پر انہی کے مطابق

زنبور استعمال کرنا چاہیئے، اور وہ مخصوص زنبور ہے جس کا منہ گول اور کھلا ہوتا ہے
ان کے لئے یہی زنبور استعمال ہو سکتا ہے، اور وہ دانت یا داڑھیں جن کی تین
شاخیں ہوتی ہیں وہ اس زنبور سے نہ اکھاڑنی چاہئیں، ان کے لئے انہی کے
مطابق زنبور استعمال کیا جائے، مثلاً اوپر والی داڑھوں کی جڑیں تین شاخہ ہوتی
ہیں ان میں سے دو جڑیں تو اپنا رُخ باہر کو رکھتی ہیں اور ایک جڑ اپنا رُخ
اندر کو لئے ہوتی ہے، یا تالو کی طرف اوپر کو میلان رکھتی ہے، اور یہ جڑ
دوسری جڑوں سے زیادہ لمبی ہوتی ہے، ان کے لئے دایاں اور بایاں زنبور
الگ الگ ہوتے ہیں، ان کی ساخت ایک دوسرے کے برعکس ہوتی ہے،
اس زنبور کا وہ حصہ جو بیرونی دو شاخوں کی طرف گرفت کرتا ہے، اس کا سرا
تیز ہوتا ہے، اور دوسرا سرا جو اندرونی شاخ کی طرف گرفت کرتا ہے، وہ چکنا
اور کند ہوتا ہے جس وقت زنبور سے داڑھوں کو پکڑا جائے تو داڑھ کی جڑ کو
مضبوط کر کے پکڑیں، اور آہستگی کے ساتھ پہلو بہ پہلو حرکت دیں، تاکہ وہ جڑ سے
ڈھیلی ہو جائے اور پھر اسے کھینچ کر نہایت آسانی سے باہر نکال لیا جائے،
اس میں جلدی اور تیزی نہ کریں، کیونکہ ایسا کرنے سے دانت کے ٹوٹ جانے
کا خطرہ درپیش ہوتا ہے، اگر کسی وقت دانت کی جڑ کا کوئی ٹکڑا مسوڑوں کے
اندر رہ جائے، تو پھر اس سے بڑی تکلیف ہوتی ہے، مریض کی جان بڑی بے
چین، بے آرام اور گھبراہٹ میں ہوتی ہے، اور ایسے حالات میں معالج کے
لئے بھی بڑی مشکل ہوتی ہے، دانت کا ریزہ معلوم کرنا اور نکالنا بہت مشکل
ہو جاتا ہے، دانت کا جو ٹکڑا مسوڑوں کے اندر گڑھے کی گہرائی میں چھپا ہوا
ہوتا ہے، اول تو اس کی تشخیص ہی مشکل ہوتی ہے، دوسرے اگر تشخیص بھی
ہو جائے، تو اسے زنبور پکڑ نہیں سکتا، اسلئے اس کا نکالنا آسان نہیں ہوتا، اس

کی تدبیر یہ ہے، کہ کمر ایس سٹ جو ایک مخصوص اوزار یا نشتر ہے اس کے ذریعے سوڑوں کا گوشت کھول کر روٹ ایلی ویٹر کے ذریعہ اسے اوپر کو اٹھانا چاہئیے، اور پھر سٹمپ، فارسیپس سے پکڑ کر اسے نکال دینا چاہئیے یہ مخصوص اوزار اسی کام کے لئے ہے،

ادویات مخدرہ کا استعمال

دانت نکالنے کے وقت مریض کو تکلیف سے بچانے کے لئے ادویات مخدرہ سے بن و دندان کو بے حس کر لینا چاہئیے، ڈینٹل سرنج کے ذریعہ سوڑوں کی جڑوں میں انجکشن کئے جاتے ہیں، جن سے مسوڑے بے حس ہو جاتے ہیں، اور دانت اکھاڑنے کے وقت تکلیف محسوس نہیں ہوتی، انجکشن میں اودیہ استعمال ہوتی ہیں، کوکین، نووکین، ریپرٹنے سین وغیرہ،

اگر دانت میں کوئی معمولی تکلیف ہو، اور اسے اکھاڑنا نہ ہو، تو پھر ایتھائل کلورائیڈ یا کلوروفارم کا پھویہ بھی کام دے سکتا ہے، اس کے علاوہ آج کل کی ایجادات میں سے دینوکین اور بلینوکین کے انجکشن بھی استعمال کئے جا رہے ہیں جو سستے اور آسان بھی ہیں، اور مفید تر بھی ہیں، ان میں سے حسب ضرورت جو چاہیں استعمال کر سکتے ہیں،

دانت نکالنے کے بعد جریان الدم کا علاج

دانت نکالنے سے کم و بیش خون تو ضرور نکلا کرتا ہے، جو خود بخود بند بھی ہو جاتا ہے، لیکن بعض اوقات یہ شدت بھی اختیار کر جاتا ہے، خاص کر کمزور نحیف و نزلیف مزاج آدمی اس میں زیادہ مبتلا ہو جاتے ہیں، لہٰذا اس کے لئے احتیاط اور حفاظت کے بعد یہ طریقہ اختیار کریں کہ مسوڑے کے جوف یا گڑھے سے خون صاف کر کے کسی مطہر و مصفٰے دوا

میں گانا آلودہ کرکے زخم پر رکھ دیں، پھر اُوپر سے جبڑے کو مضبوطی سے باندھ دیں، یا خون کو بند کرنے کے لئے ایجری فلادین سپرٹ میں حل کرکے روئی اس میں ترکرکے زخم میں بھر دیں، یا روغن تارپین کا پھویہ رکھیں، یا گلیسرین میں ٹنکچر فیرائی پرکلور ملا کر اس کا پھویہ رکھیں، دیسی ادویات میں سے پھٹکڑی بریاں ۳ ماشہ، مازو ۳ عدد، دم الاخوین ۳ ماشہ، پیس کر گرم پانی میں حل کرکے اس کا پھویہ یکے بعد دیگرے رکھتے رہیں، انشاء اللہ جریان خون فوراً بند ہو جائے گا، اس کے ساتھ چھال کیکر کے جوشاندہ میں پھٹکڑی ڈال کر کلیاں بھی کرتے رہیں،

یا گاز کو ۱۰ فیصدی کیلسیم کلورائیڈ کے سیّال میں ترکرکے اس کا پھویہ رکھیں، علاوہ ازیں ایڈرنالین کلورائیڈ سولیوشن ۱/۲ کا استعمال کرائیں، اگر کسی وجہ سے خون بند نہ ہو، تو پھر مسوڑے کے دونوں سرے نوور کین سے بےحس کرکے غمیدہ روئی سے سی دیں، اور اس پر مذکورہ ایگبری فلادین اسپرٹ لوشن کا پھویہ رکھ دیں، اس سے جریان خون بند ہو جائے گا،

اس کے علاوہ خون بند کرنے کا ایک اور طریقہ بھی ہے کہ گڑھے یا غار دندان کے مطابق ایک کاگ کاٹ کر گاز کا ٹکڑا اہیڈرو جن پروک سیٹڈ میں تر کرکے گڑھے میں رکھ کر اوپر کارگ فٹ کرکے جما دیں مریض کو کہیں کہ دونوں جبڑوں سے اُسے دبا کر رکھے، اور چار گوشہ پٹی باندھ دیں،

جب خون کثرت سے بہ رہا ہو، اور درد شدید ہو خون کا دباؤ اس قدر بڑھ گیا ہو، کہ کسی وجہ سے بند نہ ہو، یا کسی رگ کا منہ کھل گیا ہو، تو اس وقت یہ نسخہ بہت مفید ثابت ہوتا ہے، جو ہر جگہ دستیاب ہو جانے والا ہے، جائفل ۱ عدد، افیون ۱ ماشہ، پھٹکڑی بریان ۳ ماشہ روغن زرد

۵ تولہ، جملہ ادویات پیس کر خوب باریک کرلیں، اور روغن زرد کسی
برتن میں ڈال کر گرم کریں، جب روغن گرم ہوجائے، تو اس میں تمام ادویات
پسی ہوئی ملادیں، روئی اس میں ترکرکے گرما گرم زخم پر رکھیں، اسی
طرح حسب ضرورت دن میں دو تین بار گرما گرم روئی کا ترکیا ہوا پھویہ
رکھتے رہیں، اس سے خون اور درد بند ہوجائے گا، اور زخم بھی جلدی
مندمل ہوجائے گا، یہ نسخہ بہت مفید کامیاب اور سہل الحصول ہے،

...عبد المجید پرنٹر پبلشر نے مقبول عام پریس لاہور سے چھپوا کر سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ سے شائع کیا